بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احکام الاضحیۃ

من الاحادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

المعروف بہ

قربانی کے احکام

احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں

مع عقیقہ کے مسائل

از

مفتی محمد داؤد رضوی حفظہ اللہ

ادارہ تحقیقات اہل سنت،

فتح جنگ

Scanned by CamScanner

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

کتاب کا نام ...... قربانی کے احکام
مصنف ...... علامہ مفتی محمد داؤد رضوی
کمپوزنگ ...... مولانا محمد احسان
نظر ثانی ...... علامہ ابو عمر محمد عرفان چشتی
سن اشاعت اول ...... ذی القعدہ ۱۴۳۵ھ
سن اشاعت دوم ...... شوال المکرم ۱۴۳۷
ناشر ...... ادارہ تحقیقات اہل سنت، فتح جنگ

ملنے کے پتے

- **سنی کتب خانہ**، فتح جنگ
- **مکتبہ فروغ عشق مصطفے**، تھانہ روڈ، فتح جنگ
- **احمد بک کارپوریشن**، اقبال روڈ، کمیٹی چوک، راولپنڈی
- **اسلامک بک کارپوریشن**، اقبال روڈ، کمیٹی چوک، راولپنڈی
- **مکتبہ غوثیہ**، کمیٹی چوک، راولپنڈی
- **نظامیہ کتاب گھر**، زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار، لاہور
- **مکتبہ افکار اہل سنت**، سندر شریف لاہور
- **مکتبہ النوریہ الرضویہ**، لاہور

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
قربانی کی حقیقت وتاریخی حیثیت	05
قربانی کا وجوبی حکم	07
قربانی کے فضائل	10
قربانی کے جانور کا خون زمین پر گرنے سے پہلے بارگاہ الٰہی میں مقبول ہو جانا	10
قربانی کرنے سے گناہ معاف اور دوزخ سے آزادی	11
حجۃ الوداع کے موقع پر اونٹوں کا قربان ہونے کا شوق	12
قربانی کے تین ایام (دن) ہیں	15
قربانی کے جانوروں کا بیان	20
بھینس کی قربانی	23
قربانی کے جانوروں کی عمروں کا بیان	29
قربانی کے جانوروں میں شرکت کے احکام	34
قربانی کے جانوروں کی خصوصیات وانکے عیوب کا بیان	40
عیوب مانع کیلئے قانون وضابطہ	40
کانے اور مریض جانور کا حکم	42
لنگڑے جانور کا حکم	43
پاؤں کٹے کا حکم	43
جانوروں کے پانچ عیوب	43
کان کٹے کا حکم	44
سینگ ٹوٹے ہوئے کا حکم	44
بھینگے اور اندھے جانور کا حکم	45
لاغر اور کمزور جانور کا حکم	45
خارش والے جانور کا حکم	46

صفحہ نمبر	عنوان
46	تھن خشک یا کٹے ہوئے جانور کا حکم
47	شرقاء مقابلہ مذابرہ کی قربانی جائز
48	ناک کٹے ہوئے جانور کا حکم
48	جس جانور کے دانت نہ ہوں اسکا حکم
48	پاگل جانور کا حکم
49	دم کٹے کا حکم
49	زبان کٹے ہوئے جانور کا حکم
49	مجبوب کا حکم
50	خنثیٰ وجلالہ جانور کا حکم
51	قربانی کے جانوروں کو ذبح کرنے کا بیان
51	احادیث نبویہ کی روشنی میں ذبح کرنیکا طریقہ
52	نبی کریم ﷺ کا عمل مبارک
56	قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کا طریقہ ودعا
57	بدمذہب کے ذبیحہ کا حکم
60	چند مزید گمراہ فرقوں کے ذبیحہ کا حکم
62	ذبح شدہ حلال جانوروں میں ممنوع وناجائز چیزیں
62	حلال جانور میں کل بائیس اشیاء ممنوع ومکروہ ہیں
65	قربانی کے گوشت کے احکام
68	قربانی کی کھال کے احکام
69	مدارس میں کھال دینے کے متعلق امام اہل سنت کا فتوی
70	امام اہل سنت رضی اللہ عنہ کے ذکر کردہ فتاوی مبارکہ کا خلاصہ وماحصل!
72	امام مسجد کو چمڑا دینے کے بارے میں محدث اعظم کا فتوی
74	عقیقہ کے چند احکام
78	تکبیر تشریق کے مسائل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قربانی کی حقیقت وتاریخی حیثیت

مخصوص جانور کو مخصوص دن میں بہ نیت تقرب ذبح کرنا قربانی ہے جو جانور ذبح کیا جاتا ہے اس کو اضحیہ اور قربانی کہتے ہیں قربانی واجب ہونے کی شرائط یہ ہیں:

۱۔ مسلمان ہونا۔

۲۔ غنی ہونا یعنی مالک نصاب ہونا۔

یہاں مالداری سے مراد وہی ہے جس سے صدقہ فطر واجب ہوتا ہے (جو شخص دوسو درہم یا بیس دینار کا مالک ہو یا حاجت اصلیہ کے سوا کسی ایسی چیز کا مالک ہو جسکی قیمت دوسو درہم ہو وہ غنی ہے اس پر قربانی واجب ہے حاجت اصلیہ سے مراد رہنے کا مکان اور خانہ داری کا سامان جسکی حاجت ہو اور سواری کا جانور اور خادم اور پہننے کے کپڑے اور انکے سوا جو چیزیں ہوں وہ حاجت سے زائد ہیں۔(۱)

۳۔ مقیم ہونا مسافر پر واجب نہیں۔

۴۔ حریت یعنی آزاد ہونا جو آزاد نہ ہو اس پر واجب نہیں (مرد ہونا اس کیلئے شرط نہیں عورتوں پر بھی واجب ہوتی ہے) اسکا سبب وقت ہے۔ اسکا رکن ان مخصوص جانوروں میں سے کسی کو قربانی کی نیت سے ذبح کرنا ہے حکم اسکا دنیا میں واجب سے بری الذمہ ہونا اور آخرت میں اجر وثواب پانا ہے۔(۲)

---

۱. الفتاوی الهندیه ج۵ ص۲۹۲ مطبوعه نورانی کتب خانه پشاور

۲. الرد المحتار کتاب الاضحیة ج۹ ص۵۲۰، ۵۲۴ مطبوعه المکتبة الحقانیة پشاور، مجمع الانهر فی شرح ملتقی الابحر کتاب الاضحیة ج۲ ص۵۱۶ مطبوعه کوئٹه، بهار شریعت ج۳ ص۳۳۲، ۳۳۳ مطبوعه المکتبة المدینه کراچی

Scanned by CamScanner

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"ولکل امۃ جعلنا منسکاً لیذکروا اسم اللہ علی ما رزقھم من بھیمۃ الانعام"۔(۱)

اور ہر امت کیلئے ہم نے ایک قربانی مقرر فرمائی کہ اللہ کا نام لیں اس کے دیئے ہوئے بے زبان چوپایوں پر۔

اس سے معلوم ہوا کہ قربانی ایک ایسی محبوب عبادت ہے پروردگار عالم نے ہر امت کیلئے مقرر فرمائی۔ اگرچہ طریقہ کار مختلف رہا کما صرح فی التفاسیر قربانی حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی سنت ہے۔(۲)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"قال اصحاب رسول اللہ ﷺ ماھذہ الاضاحی قال سنۃ ابیکم ابراھیم علیہ السلام قالوا فما لنا فیھا یا رسول اللہ قال بکل شعرۃ حسنۃ قالوا فالصوف یا رسول اللہ قال بکل شعرۃ من الصوف حسنۃ وقال الحاکم صحیح الاسناد"۔(۳)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ قربانیاں کیا ہیں (ان کی حقیقت کیا ہے) آپ نے فرمایا کہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان میں ہمارے لیے کیا ہے؟ فرمایا ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے عرض کیا اُون کا کیا حکم ہے فرمایا اُون کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے۔

---

۱. سورۃ الحج رقم الایۃ ۳۴ ۲. کمافی سورۃ الصٰفٰت

۳. سننِ ابن ماجہ کتاب الاضاحی رقم الحدیث ۳۱۲۷ ص ۲۶۲۷ الکتب الستہ مطبوعہ دار السلام سعودیہ، مسند الامام احمد، کتاب مسند الکوفین رقم الحدیث ۱۸۴۸۰ مطبوعہ بیروت، مشکوۃ المصابیح باب فی الاضحیۃ رقم الحدیث ۱۳۸۹ ج ۱ ص ۱۳۱ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور، الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۱۵۴ مطبوعہ بیروت

قربانی کا وجوبی حکم:

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی سنت کے احیاء میں جو قربانی واجب ہے وہ صرف غنی پر ہے۔(۱)

اور قربانی حنفیوں کے نزدیک ہر جگہ ہر مسلمان آزاد، مالدار اور مقیم پر واجب ہے بعض اماموں کے ہاں سنت مؤکدہ ہے امام صاحب کے ہاں غنی پر واجب ہے فقیر پر سنت مگر مذہب حنفی نہایت قوی ہے کیونکہ رب تعالیٰ نے فرمایا:

"فصل لربك وانحر"۔(۲)

تو تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔(۳)

یعنی نماز پڑھیں اور قربانی کریں۔ انحر صیغہ امر ہے جو وجوب کیلئے آتا ہے الخ......(۴)

سورۃ الکوثر کی ذکر کردہ آیت کی تفسیر میں حضرت عکرمہ امام عطاء حضرت قتادہ رحمہم اللہ فرماتے ہیں:

"فصل لربك صلوۃ العید یوم النحر وانحر نسکك فعلی ھذا یثبت بہ وجوب صلوۃ العید والاضحیۃ"۔

---

۱. فتاوی عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۱، ۲۹۲ مطبوعہ نورانی کتب خانہ پشاور، بہار شریعت ج ۳ ص ۳۳۱ مطبوعہ کراچی

۲. سورۃ الکوثر رقم الایۃ ۲

۳. کنز الایمان

۴. مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۵۹ مطبوعہ قادری پبلیکیشرز لاہور

Scanned by CamScanner

اوراپنے رب کیلئے نمازعید پڑھواورقربانی کرو۔اس سے نمازعیداورقربانی کاوجوب ثابت ہوتاہے۔(۱)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"ان رسول الله ﷺ قال من كان له سعةولم يضح فلايقربن مصلانا"۔(۲)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایاجس کووسعت ہواورقربانی نہ کرے تووہ ہماری عیدگاہ کے قریب ہرگزنہ آئے۔

ملاعلی قاری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۰۱۴ھ نے ارشادفرمایا۔

"ومما يؤيدالوجوب خبر"۔(۳)

حضرت مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عرفہ میں ٹھہرے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"ياايهاالناس ان على كل اهل بيت فى كل عام اضحية وعتيرة"۔

---

۱. التفسيرالمظهرى تحت آيةالكوثر،وهكذافى تفسيراحكام القرآن للجصاص،تحت سورة الحج ج۳ص ۳۲۳ مطبوعه بيروت لبنان،وهكذافى تفسيرالبغوى ج۴ص ۵۳۴مطبوعه اداره تاليفات اشرفيه ملتان،تفسير الخازن ج۴ص ۴۲۷مطبوعه مكتبه حقانيه پشاور،تفسيرقرطبى ج۱۰ص ۴۴۴مطبوعه دازالحديث قاهره

۲. سنن ابن ماجه كتاب الاضاحى ،رقم الحديث۳۱۲۳ص ۲۶۶۹،الكتب السته مطبوعه دارالسلام سعوديه المستدرك على الصحيحين رقم الحديث۷۵۶۵،قال الحاكم هذاحديث صحيح الاسنادولم يخرجاه سنن دارقطنى رقم الحديث،۴۷۶۲،مسندالامام احمدبن حنبل كتاب باقى مسندالمكثرين حديث۷۹۲۴

۳. مرقاةالمناجيح باب الاضحية ،وهكذافى الهدايةشرح البدايه

اے لوگو!ہرگھروالے پرہرسال ایک قربانی اورعتیرہ ہے۔(۱)

اس حدیث شریف سے قربانی کاوجوب ثابت ہوتا ہے جبکہ عتیرہ کاحکم منسوخ کماسيجى بعدہ ۔(۲)

"تمسك ابوحنيفة بهذاالحديث على ان الاضحية واجبة على كل مقيم اى فى مصروهومالك النصاب"۔(۳)

اس حدیث سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے اس بات پراستدلال کیاہے کہ قربانی ہرمقیم (نہ کہ مسافر) مالک نصاب پرواجب ہے۔

رہی بات عتیرہ کی تووجوددورجاہلیت میں کفاربتوں کیلئے اورمسلمان ابتداء اسلام میں اللہ تعالیٰ کے نام پرذبح کرتے یہ رجب کے مہینے میں ہواکرتاتھااسکوعتیرہ اوررجبیہ بھی کہاجاتاہے۔

قربانی کاحکم کہ ہرمسلمان مالدارپرواجب اسکوباقی رکھاگیااورعتیرہ کومنسوخ قراردیاگیا۔(۴)

نوٹ:بعض لوگوں کویہ خیال ہے کہ اپنی طرف سے زندگی میں صرف ایک بارقربانی واجب ہےشرعاًغلط اوربے بنیادہےاس لئے کہ مالک نصاب پرہرسال اپنی سے قربانی واجب ہے۔(۵)

---

۱. سنن ابى داؤد كتاب الضحايا باب ماجاء فى ايجاب الاضاحى ،رقم الحديث۲۷۸۸ص۱۴۳۱مطبوعه سعوديه جامع الترمذى ابواب الاضاحى رقم الحديث۱۵۱۸ص۱۸۰۷،سنن ابن ماجه من الكتب السته رقم الحديث۳۱۲۵ص۲۶۶۷مطبوعه سعوديه ،مشكوةالمصابيح رقم الحديث۱۴۹۱ج۱ص۱۳۱مطبوعه لاهور

۲. مرقاةالمفاتيح ج۳ص ۵۲۵ مكتبه عثمانيه كوئٹه

۳. مرقاة المفاتيح ج۳ص۵۲۶مطبوعه مكتبه عثمانيه كوئٹه

۴. كمافى الجامع الصحيح للبخارى ،كتاب العقيقه رقم الحديث۵۴۷۳لافرع ولاعتيرة الحديث مرقاةالمفاتيح ج۳ص۵۲۵ مطبوعه كوئٹه ،مراة المناجيح ج۲ص۳۷۰مطبوعه لاهور،بحرالرائق ج۸ص ۱۷۳مطبوعه كراچى

۵. انوارالحديث ص۱۳۱۹كبربك سيلرزلاهور

Scanned by CamScanner

قربانی کے فضائل

احادیث مبارکہ کے اندر قربانی کے بے شمار فضائل بیان کیے گئے ہیں آیئے ان احادیث مبارکہ کا مطالعہ کریں اور سنت خلیلی اور مصطفوی ادا کر کے بارگاہ خداوندی کا قرب ونزدیکی حاصل کریں۔

قربانی کے جانور کا خون زمین پر گرنے سے پہلے بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوجانا:

۱۔ ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"قال رسول الله ﷺ ماعمل ابن آدم (وفی روایة ماعمل آدمی) من عمل یوم النحراحب الی الله من اهراق الدم وانه لیأتی یوم القیمة بقرونها واشعارها واظلافها وان الدم لیقع من الله بمکان قبل ان یقع بالارض فطیبوابهانفسا"۔(۱)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قربانی کے دن ابن آدم کا کوئی عمل بھی خدا تعالیٰ کے نزدیک خون بہانے (قربانی کرنے) سے زیادہ محبوب نہیں اور قیامت کے دن قربانی کا وہ جانور اپنے سینگوں بالوں اور کھروں کے ساتھ آئے (اور مؤمن کی نیکیوں والے پلڑے میں رکھا جائے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے قبولیت کا درجہ حاصل کر لیتا ہے لہذا خوش دلی کے ساتھ قربانی کیا کرو۔

۱. جامع الترمذی کتاب الاضاحی رقم الحدیث۱۴۹۳ص۸۰۴اسعودیه وقال الترمذی هذا حدیث حسن غریب سنن ابن ماجه کتاب الاضاحی باب ثواب الاضحیة رقم الحدیث۳۱۲۶ص۲۶۷امطبوعه سعودیه المستدرك رقم الحدیث۷۵۲۳قال الحاکم هذاحدیث صحیح الاسنادولم یخرجاه ،الترغیب والترهیب کتاب العیدین والاضحیة ج۲ ص۱۵۳مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت ،مشکوة المصابیح باب فی الاضحیة رقم الحدیث۱۳۸۴ج۱ص۱۳۱مطبوعه لاهور

قربانی کرنے سے گناہ معاف اور دوزخ سے آزادی:

۲۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"یافاطمة قومی الی اضحیتك فاشهدیها فان لك لکل قطرة تقطرمن دمهاان یغفرلك ماسلف من ذنوبك قالت : یارسول الله ﷺ النا خاصة اهل البیت اولنا وللمسلمین؟قال بل لنا وللمسلمین"۔(۱)

اے فاطمہ! کھڑی ہوجاؤ اور اپنی قربانی کے پاس حاضر ہوجاؤ کہ اسکے خون کے پہلے قطرے میں جو کچھ گناہ کیے ہیں سب کی مغفرت ہوجائے گی اس پر حضرت سیدہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا یہ (فضیلت) ہم اہلبیت کے ساتھ خاص ہے یا ہم اہلبیت اور تمام مسلمانوں کیلئے ؟تو آپ نے فرمایا بلکہ میری آل اور تمام مسلمانوں کیلئے عام ہے۔

۳۔ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس شخص نے خوش دلی کیساتھ قربانی کی تو یہ قربانی اسکے جہنم کی آگ سے حجاب (رکاوٹ) بن جائیگی"۔(۲)

۱. مجمع الزوائد ج۴ص۱۷مطبوعه بیروت، کشف الاستارعن زوائدالنبرار کتاب الاضاحی باب فضل الاضیحة رقم الحدیث۱۲۰۲ ،مؤسته الرسالةبیروت ،الترغیب والترهیب ص۱۵۴مطبوعه بیروت.

۲. المعجم الکبیررقم الحدث۲۷۳۶ج۳ ص۸۴ مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیزوت ،الترغیب والترهیب کتاب العیدین والاضیحة ج۲ص۱۵۵ مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت

Scanned by CamScanner

۴۔ **حجۃ الوداع کے موقع پر اونٹوں کا قربان ہونے کا شوق:**

نبی پاک علیہ السلام بھی ہر سال بلا ناغہ قربانی کیا کرتے ہیں حجۃ الوداع کے موقع پر آپ نے تریسٹھ جانوروں کی بذات خود قربانی کی حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ان اعظم الایام عند الله یوم النحر"۔

سب سے بڑا دن (اجر وثواب کے اعتبار سے) اللہ تعالیٰ کے ہاں قربانی کا دن ہے۔

پھر حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے قربانی کرنے کے حوالے سے بیان فرمایا جانور ایک دوسرے سے بڑھ کر حضور ﷺ کے قریب ہوتے تھے کہ حضور ﷺ پہلے مجھے ذبح فرمائیں:

"وقرب لرسول الله ﷺ بدنات خمس اوست فطفقن یزدلفن الیه بایتهن یبدا"۔(۱)

پانچ اور چھ چھ اونٹ حضور ﷺ کے قرب ہوتے ہوتے تھے سب سے پہلے مجھے ذبح کریں۔

اس حدیث شریف کی شرح کرتے ہوئے ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"یقربن ویسعین الیه ﷺ متوجها بایتهن یبدأ التبرك بیده ﷺ فی نحرهن"۔(۲)

اس وجہ سے وہ جانور آپ علیہ السلام کی طرف دوڑ کر قریب ہو رہے تھے کہ سب سے پہلے حضور میری طرف توجہ فرمائیں اور اپنے متبرک ہاتھوں سے مجھے ذبح فرمائیں۔

۱. مشکوۃ ج۱ ص۲۳۶ مطبوعہ رقم الحدیث ۲۵۲۲ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور
۲. مرقات حاشیہ مشکوۃ ج۱ ص۲۳۶ مطبوعہ لاہور

۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"اقام رسول الله بالمدینة عشر سنین لیضحی کل سنة"

"رسول اللہ دس سال مدینہ شریف رہے تو آپ ہر سال قربانی کیا کرتے تھے"۔(۱)

۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"ان رسول الله ﷺ قال لرجل امرت بیوم الاضحی عیداً جعله الله عزوجل لهذا الامة فقال الرجل ارأیت ان لم اجد الا منیحة انثی افاضحی بها؟ قال لا ولکن تاخذ من شعرك وتقلم اظفارك وتقص شاربك وتحلق عانتك فذالك تمام اضحیتك عند الله عزوجل"۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو فرمایا مجھے یوم اضحیٰ کا حکم دیا گیا اس دن کو خدا نے اس امت کیلئے عید بنایا۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ بتائیے اگر میرے پاس منحیہ (اس جانور کو کہتے ہیں جو دوسرے نے اسے اس لئے دیا ہے کہ یہ کچھ دنوں اس کے دودھ وغیرہ سے فائدہ اُٹھائے پھر مالک کو واپس کردے (بہار شریعت) کے سوا کوئی جانور نہ ہو تو کیا اس کی قربانی کروں۔ فرمایا نہیں، ہاں تم اپنے بال اور ناخن تراشواؤ اور مونچھیں تراشواؤ اور موئے زیر ناف کو مونڈواؤ اسی میں تمہاری قربانی خدا کے نزدیک پوری ہوجائے گی (یعنی جسکو قربانی کی توفیق نہ

۱. جامع الترمذی ابواب الاضاحی رقم الحدیث ۱۵۰۷ ص۸۰۶ مطبوعہ دار السلام سعودیہ ریاض

Scanned by CamScanner

ہوتواسے ان چیزوں کے کرنے سے قربانی کاثواب حاصل ہوجائے گا)۔(۱)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ۔کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اذادخل العشرواراد بعضکم ان یضحی فلایمس من شعرہ ولابشرہ شیئا وفی روایۃ من رای ھلال ذی الحجۃ واراد ان یضحی فلایاخذمن شعرہ ولامن اظفارہ"۔(۲)

(روایت ھذا کاخلاصہ ہے)جس شخص کاقربانی کرنے کاارادہ ہو اور عیدبقرہ کاچاندنظرآجائےتواسکوچاہیے کہ اپنے بال وکھال نہ لےاورنہ ہی ناخن کاٹے۔

امام اہل سنت رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یہ حکم استحبابی ہے کرےتو بہترنہ کرےتومضائقہ نہیں۔(۳)

---

۱. سنن ابی داؤد کتاب الضحایا،رقم الحدیث۲۷۸۹ص۴۳۱مطبوعہ سعودیہ،سنن نسائی کتاب الضحایاباب من لم یجدالاضحیۃ رقم الحدیث۴۳۷۰ص۲۳۷۲ مطبوعہ سعودیہ ،مسندالامام احمدرقم الحدیث۶۵۷۵،قال الحاکم ھذاحدیث صحیح الاسنادولم یخرجاہ المستدرک رقم الحدیث۷۵۲۹ص......مشکوۃ المصابیح باب العتیرہ الفصل الثالث رقم الحدیث۱۳۹۲ص۱۳۱مطبوعہ لاہور

۲. سنن ابن ماجہ کتاب الاضاحی رقم الحدیث۳۱۴۹ص۲۶۸سعودیہ ،الجامع الصحیح للمسلم کتاب الاضاحی رقم الحدیث۱۹۷۷،۵۱۱۷ص۱۰۳مطبوعہ سعودیہ ،سنن ابی داؤد رقم الحدیث۲۷۹۱ص۴۳۲مطبوعہ سعودیہ ،الجامع الترمذی رقم الحدیث۱۵۲۳ص۸۰۷مطبوعہ سعودیہ ،سنن نسائی نسائی کتاب الضحایارقم الحدیث۴۳۶۶ص۲۳۷۲مطبوعہ دارالسلام سعودیہ ،مشکوۃالمصابیح ج۱ص۱۳۰مطبوعہ لاہور

۳. الفتاوی الرضویہ ج۲۰ص۳۵۳مطبوعہ لاہور

مفتی احمد یارخان علیہ رحمۃ الرحمن ان احادیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں یعنی جوامیروجوباًیافقیرنفلاً قربانی کاارادہ کرے وہ بقرہ عید کاچاند دیکھنے سے قربانی کرنے تک ناخن بال اورمردار کھال وغیرہ نہ کاٹے نہ کٹوائے تاکہ حاجیوں سے قدرے مشابہت ہوجائے کہ وہ لوگ احرام میں حجامت نہیں کراسکتے اورتاکہ قربانی ہربال ناخن کافدیہ بن جائے یہ حکم استحبابی ہے وجوبی نہیں لہذاقربانی والے پرحجامت نہ کرانا بہتر ہےاس سے معلوم ہوااچھوں سے مشابہت بھی اچھی ہے بلکہ جوقربانی نہ کرسکے وہ بھی حجامت نہ کروائے توان شاءاللہ ثواب پائے گا۔(۱)

قربانی کےتین ایام(دن)ہیں:

جمہورفقہاء کرام امام اعظم ابوحنیفہ امام مالک وامام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم کےنزدیک قربانی کے صرف تین دن ہیں دس ،گیارہ اوربارہ ذی الحجہ شریف ۔بخلاف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ان کےنزدیک تیرہ ذی الحجہ کوبھی کرناجائزہے۔(۲)

اس پرفتن دورمیں بعض تقلید سےآزاددجل وتلبیس کے صیادحضرات یہ شورمچاتے نظرآتے ہیں کہ قربانی چوتھےدن(تیرہ ذی الحجہ)کوبھی سنت ہےآیئےقرآن وسنت اجماع کی روشنی میں اس حقیقت کوجانیئےکہ قربانی کےایام کتنے ہیں۔

ارشادباری تعالیٰ ہے:

"ویذکراسم اللہ فی ایام معلومات علی مارزقھم من بھیمۃ الانعام"۔(۳)

---

۱. مراۃ المناجیح ج۲ص۳۶۲مطبوعہ قادری پبلیشرزلاہور

۲. مرقاۃ المفاتیح ج۳ص۵۲۲مطبوعہ کوئٹہ ۳. سورۃ الحج،آیت۲۸

Scanned by CamScanner

اور اللہ کا نام لیں جانے ہوئے دنوں میں اس پر کہ انہیں روزی دی بے زبان چوپائے۔(۱)

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

"واذکروالله فی ایام معدودات"۔(۲)

اور اللہ کی یاد کرو گنے ہوئے دنوں میں۔(۳)

آیئے دیکھئے! "ایام معلومات" اور "ایام معدودات" سے کونسے دن مراد ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"المعلومات ایام النحر والمعدودات ایام التشریق"۔

"المعلومات سے مراد قربانی کے دن ہیں اور المعدودات سے مراد ایام تشریق ہیں (ایام معلومات سے مراد جب قربانی کے دن ہیں تو وہ کتنے ہیں)

حضرت علی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"ان المعلومات یوم ویومان بعده واذبح ایهاشئت"۔(۴)

بے شک المعلومات سے مراد یوم نحر (دسویں ذی الحجہ) اور اسکے بعد کے دو دن ہیں ان میں سے جس دن چاہیں قربانی کریں۔

---

۱. کنزالایمان ۲. سورة البقرة آیت ۲۰۳

۳. کنزالایمان

۴. تفسیراحکام القرآن للجصاص ج۵ص۶۷ داراحیاء التراث العربی بیروت، تفسیرابن حاتم تحت سورة البقرة ج۲ ص۳۶۰ رقم الحدیث ۱۸۹۴ مطبوعه سعودی عرب، وفی روایة القرطبی وحکی الکرخی عن محمدبن الحسن ان الایام المعلومات ایام النحر الثلاثة یوم الاضحی، ویومان بعده، تفسیر قرطبی ج۲ ص۶ مطبوعه قاهره، وهکذا فی تفسیرابن عباس ص۳۵ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت.

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"نهيتكم عن لحوم الاضاحی فوق ثلاثة ایام فامسکوامابدالکم"۔(۱)

میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ گوشت روکنے سے منع کیا تھا پس اب جتنا چاہو روک سکتے ہو۔

نبی کریم علیہ السلام نے تین دن سے زیادہ دن گوشت ذخیرہ کرنے سے منع فرمایا تھا لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا، تو یہ منع کرنا اس بات کی دلیل ہے، جس دن گوشت ذخیرہ کرنا جائز نہیں اس دن قربانی بھی جائز نہیں اور قربانی صرف تین دن ہے لیکن بعد میں شریعت نے تین دن سے زیادہ گوشت ذخیرہ کرنے کی اجازت دے دی اور قربانی کا حکم اسی طرح تین دن کا باقی رکھا گیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

"الاضحی یومان بعدیوم الاضحی"۔(۲)

عیدالاضحیٰ کے دن کے بعد قربانی کے دو دن ہیں۔

نوٹ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بلفظہ یہی روایت مروی ہے۔(۳)

---

۱. سنن نسائی کتاب الجنائزباب زیارة القبوررقم الحدیث ۲۰۳۲ ص۲۲۰ مطبوعه سعودیه، الجامع الصحیح للمسلم کتاب الاضاحی رقم الحدیث ۵۱۱۴ مطبوعه سعودیه، سنن نسائی کتاب الضحایارقم الحدیث ۴۳۶۱ ص۲۳۷۲ مطبوعه دارالسلام سعودیه، جامع الترمذی رقم الحدیث ۱۵۲۳ ص۱۸۰۷ مطبوعه سعودیه

۲. مشکوة المصابیح رقم الحدیث ۱۳۸۷ ج۱ ص۱۳۱ مطبوعه لاهور، مؤطاالامام مالك کتاب الضحایا، باب ایام الاضحی، احکام القرآن للطحاوی کتاب الحج والمناسك تحت الایة واذکروالله فی ایام معدودات رقم الحدیث ۱۵۷۲ مطبوعه استنبول.

۳. سنن کبری رقم الحدیث ۱۹۰۳۶

Scanned by CamScanner

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ:

"الذبح بعد النحر یومان، ذبح یوم نحر"۔(۱)

قربانی کرنا (عید الاضحیٰ) کے بعد دو دن ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس و حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

"النحر ثلثة ایام اولها افضلها"۔

قربانی کے صرف تین دن ہیں اور پہلا دن سب سے افضل ہے۔(۲)

حضرت امام محمد نے حضرت امام ابراہیم و امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ:

"الاضحی ثلثة ایام یوم النحر ویومان بعده"۔(۳)

قربانی کے تین دن ہیں یوم النحر (عید الاضحیٰ) اور اسکے بعد دو دن۔

فائدہ: قربانی کے ایام صرف تین دس گیارہ بارہ ذی الحجہ ہیں تفصیلی روایات دیکھئے احکام القرآن امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں۔

مسئلہ: قربانی کا وقت دسویں ذی الحجہ کے طلوع صبح صادق سے بارھویں کے غروب آفتاب تک ہے یعنی تین دن دو راتیں اور ان دنوں کو ایام نحر کہتے ہیں اور گیارہ سے تیرہ تک تین دنوں کو ایام تشریق کہتے ہیں، لہذا بیچ کے دو دن ایام نحر و ایام تشریق دونوں ہیں

۱. سنن للبیھقی کتاب الضحایا، رقم الحدیث ۱۹۲۵۵ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، احکام القرآن للامام طحاوی کتاب الحج والمناسك رقم الحدیث ۱۵۷۶ مطبوعه استنبول مصر

۲. فتح القدیر ج۹ ص۵۲۷ مطبوعه انڈیا، عمدة القاری شرح صحیح البخاری ج۲۱ ص۲۲۹ مطبوعه دار الاحیاء التراث العربی بیروت، وهکذا فی تحفة الفقهاء کتاب الاضحیة ج۳ ص۸۴ مطبوعه بیروت

۳. کتاب الآثار رقم الحدیث ۷۸۹ ص ۳۵۴ مطبوعه کراچی، جامع المسانید للخوارزمی رقم الحدیث ۱۵۵۶ ج۲ ص۳۵۶ مکتبه حنفیه کوئٹه

اور پہلا دن یعنی دسویں ذی الحجہ صرف یوم النحر ہے اور پچھلا دن یعنی تیرہویں ذی الحجہ صرف یوم التشریق ہے۔(۱)

مسئلہ: شہر میں قربانی کی جائے تو شرط یہ ہے کہ نماز ہو چکے لہذا نماز عید سے پہلے شہر میں قربانی نہیں ہو سکتی ہے اور دیہات میں بہتر یہ ہے کہ بعد طلوع آفتاب قربانی کی جائے اور شہر میں بہتر یہ ہے کہ عید کا خطبہ ہو چکنے کے بعد قربانی کی جائے۔(۲)

مسئلہ: یہ ضروری نہیں کہ دسویں ہی کو قربانی کر ڈالے اسکی گنجائش ہے کہ پورے وقت میں جب چاہے کرے لہذا اگر ابتدائے وقت میں اس کا اہل نہ تھا وجوب کے شرائط نہیں پائے جاتے تھے اور آخر وقت میں شرائط جاتے رہے تو واجب نہ رہی۔

مسئلہ: قربانی کے وقت میں قربانی کرنا ہی لازم ہے کوئی دوسری چیز اس کے قائم نہیں ہو سکتی مثلاً بجائے قربانی اس نے بکری یا اس کی قیمت صدقہ کر دی یہ نا کافی ہے الخ.....(۳)

۱. رد المحتار مع الدر المختار کتاب الاضحیة ج۹ ص۵۲۷ مطبوعه مکتبه حقانیه پشاور، بهار شریعت ج۳ ص۳۳۶ مطبوعه کراچی

۲. فتاوی عالمگیری ج۹ ص۲۹۵ مطبوعه پشاور، بهار شریعت ج۳ ص۳۳۷ مطبوعه کراچی، فتاوی فیض الرسول ج۲ ص۴۴۷ مطبوعه شبیر برادر لاهور

۳. فتاوی عالمگیری ج۵ ص۲۹۲ تا ۲۹۴ مطبوعه پشاور، بهار شریعت ج۳ ص۳۳۴، ۳۳۵ مطبوعه کراچی

Scanned by CamScanner

قربانی کے جانوروں کا بیان

قربانی کے جانور تین قسم کے ہیں اونٹ ، گائے ، بکری ، ہر قسم میں اسکی جتنی نوعیں ہیں سب داخل ہیں نر اور مادہ خصی اور غیر خصی سب کا ایک حکم ہے یعنی سب کی قربانی ہوسکتی ہے، بھینس گائے میں شمار ہے اس کی بھی قربانی ہوسکتی ہے، بھیڑ اور دنبہ بکری میں داخل ہیں اسکی بھی قربانی ہوسکتی ہے۔(۱)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"اهدی النبی ﷺ مائة بدنة فامرنی بلحومهافقسمتهاثم امربجلالهافقسمتهاثم بجلودهافقسمتها"۔(۲)

نبی کریم ﷺ نے سو اونٹوں کی قربانی فرمائی پھر مجھے انکا گوشت تقسیم کرنے کا حکم فرمایا جسکو میں نے تقسیم کیا پھر مجھے ان کی رسیاں تقسیم کرنیکا حکم فرمایا جن کو میں نے تقسیم کردیا، پھر مجھے ان کی کھالیں تقسیم کرنے کا حکم فرمایا میں نے ان کو بھی تقسیم کردیا۔

حضرت عبداللہ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"قلت الابل علی عهدرسول الله ﷺ فامرهم ان ینحرواالبقر"۔

---

۱. فتاوی عالمگیری کتاب الاضحیة البابالخامس ج۵ص۲۹۷مطبوعہ نورانی کتب خانہ پشاور، بہار شریعت ج۳ص۳۳۹مطبوعہ کراچی

۲. الجامع الصحیح للبخاری کتاب الحج باب یتصدق بجلال البدن رقم الحدیث۱۷۱۸ص۳۵۱مطبوعہ دار السلام سعودیہ

رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اونٹوں کی قلت ہوگئی تو آپ علیہ السلام نے لوگوں کو گائے کی قربانی کرنے کا حکم فرمایا۔(۱)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ۔

"ان رسول اللہ ﷺ ضحی بکبشین جذعین خصیین اوقال موجوئین"۔(۲)

رسول اللہ ﷺ نے دو خصی جذعوں (سال سے کم عمر کے) مینڈھوں کی قربانی کی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"کان النبی ﷺ یضحی بکبشین وان اضحی بکبشین"۔(۳)

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام دو مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے تھے اور میں بھی دو مینڈھوں کی قربانی کرتا ہوں۔

حضرت ابوحمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"سالت ابن عباس رضی الله عنهما عن المتعة فامرنی بهاوسالته عن الهدی فقال فیهاجزوراوبقرة اوشاةاوشرك فی دم"۔

---

۱. سنن ابن ماجہ کتاب الاضاحی رقم الحدیث۳۱۳۴ص۲۶۷مطبوعہ دار السلام سعودیہ ریاض

۲. مسند ابن ابی شیبہ رقم الحدیث ج۱ص۵۱رقم الحدیث۲۱مطبوعہ دار الوطن ریاض مسند الامام احمد رقم الحدیث۲۱۷۱۳

۳. الجامع الصحیح للبخاری کتاب الاضاحی باب فی اضحیة النبی ﷺ رقم الحدیث۵۵۵۳ص۲۷۷ مطبوعہ دار السلام سعودیہ

Scanned by CamScanner

کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حج تمتع کی قربانی کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے مجھے اسکے کرنے کا حکم دیا، اور میں نے قربانی کے جانوروں کے متعلق سوال کیا آپ نے فرمایا اونٹ ہے یا گائے، یا بکری یا قربانی کے بڑے جانور میں شرکت ہے۔(۱)

ذکر کردہ احادیث مبارکہ وفقہی عبارات کا ماحصل یہ ہوا کل دس جانوروں کو عید الاضحیٰ کی قربانی میں ذبح کرنا درست وجائز ہے ان آٹھ جوڑوں (جانوروں) کی تفصیل (**نوٹ:** تو دو ان کے ضمن میں ہیں تو کل دس جانور ہوئے):

۱۔ (جمل) اونٹ ۲۔ اونٹنی

۳۔ گائے ۴۔ بیل

۵۔ (جاموس) بھینس گائے کے حکم میں ہے۔

۶۔ بھینسا بیل کے حکم میں ہے ۷۔ (ضان) دنبہ

۸۔ بھیڑ (دنبی) بھیڑ اور دنبہ بکری کے حکم میں داخل ہیں۔(۲)

۹۔ بکری ۱۰۔ بکرا۔(۳)

ثابت ہوا کہ ان دس جانوروں کی قربانی ثابت ہے اس کے علاوہ خوہ وہ حلال ہی کیوں نہ ہو ان کا گوشت لذیذ ہی کیوں نہ ہو ان کی قربانی کرنا جائز نہیں جیسے ہرن، گھوڑا، مرغ، نیل گائے مرغی وبطخ وغیرہ۔(۴)

---

۱. الجامع الصحیح للبخاری کتاب الحض باب فمن تمتع بالعمرة الی الغ رقم الحدیث۱۶۸۸ ص ۳۳۲مطبوعہ دار السلام سعودیہ
۲. کماسبق من الفتاوی الھندیہ
۳. الفتاوی الرضویہ بادالی تغیرج۲۰ص۳۸۲،۳۸۳مطبوعہ لاھور
۴. البحر الرائق شرح کنز الدائق باب العیدین ج۲ص۱۷۷،الفتاوی الرضویة ج۲۰ ص۵۶۰ رضافاؤنڈیشن لاھور

بھینس کی قربانی:

فرقہ وہابیہ کی مشہور قسم غیر مقلدین کے نزدیک مرغی کی قربانی تو جائز ہے۔(۱)

لیکن بھینس کی قربانی ان کے مذھب میں ناجائز وممنوع ہے، وہابیوں کے مجتہد العصر مولوی عبداللہ روپڑی نے لکھا، بھینس کی قربانی جائز نہیں۔(۲)

آئے روز جب بھی عید قربان کا موقع آتا ہے غیر مقلد وہابی نام نہاد اھل حدیث اہل سنت وجماعت حنفی حضرات کو زدوکوب کرتے ہیں بھینس کی قربانی جائز نہیں حدیث شریف سے ثابت کرو کہ حضور علیہ السلام نے بھینس کی قربانیکی ہو۔ ہم اہل سنت بھی ان نجدیوں سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے مذہب نامہذب میں مرغی کی قربانی جائز ہے تو یہ بتاؤ کہ کس حدیث صریح مرفوع میں آیا ہے کہ حضور علیہ السلام نے مرغی کی قربانی کی ہو اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسکا چرہ تقسیم کیا ہو؟

بھینس اور بھینسا (نرکٹا) کی قربانی جائز ودرست ہے سلف وخلف بھینس کی قربانی کرتے آئے، اسکا انکار صرف فرقہ وہابیہ غیر مقلدین نے کیا اب آیئے بھینس کی قربانی پر دلائل اپنوں اور غیروں کی کتب سے ملاحظہ کریں۔

اصل اس میں اصول یہ ہے کہ بھینس گائے کی جنس ہے تو جب گائے کہ جنس سے تو گائے کی قربانی جائز ودرست ہے تو پھر بھینس کی قربانی جائز ودرست ہے۔

عربی لغت میں بھینس کہتے ہیں:

"الجاموس ضرب من کبار البقر داجنا"۔(۳)

---

۱. فتاوی ستاریہ ج۲ص۷۲مطبوعہ کراچی
۲. فتاوی اھل حدیث ج۲ص۴۲۶مطبوعہ ادارہ احیاء السنۃ النبویہ سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا
۳. المنجد

بھینس بقر (گائے) کی ایک بڑی قسم ہے جو کالی ہوتی ہے۔

اور فارسی لغت میں کہتے ہیں

"جاموس در آخر سین مهمله معرب گامیشکه مخفف گاؤمیش ست .... این زمانه بجهت تفرقه نر وماده نر را جاموس گویند بتعریب وماده را گاؤمیش خوانند"۔(۱)

کتب لغت سے ثابت ہوا کہ بھینس گائے کی ایک قسم ونوع ہے تو جب گائے کی قربانی جائز ہے تو پھر بھینس وبھینسے کی بھی قربانی جائز ہوگی، اگر ذریت وہابیہ میں اتنی طاقت ہے تو وہ یہ ثابت کر کے دیں کہ بھینس گائے کی جنس وقسم نہیں؟

اب آیئے کتب حدیث وفقہ دیکھئے کہ ان میں بھی یہ لکھا ہوا ہے بھینس گائے کی قسم ونوع ہے:

۱۔ حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

"الجاموس تجزی عن سبعة فی الاضحیة"۔(۲)

بھینس کی قربانی سات افراد کی طرف سے جائز ہے۔

۲۔ "عن الحسن انه کان یقول الجوامیس بمنزلة البقر"۔

بھینسیں گائے کے حکم میں ہیں۔(۳)

۳۔ امام ابن شہاب فرماتے ہیں:

"ان عمر بن عبد العزیز کتب ان توخذ صدقة الجوامیس کما توخذ صدقة البقر"۔

۱۔ غیاث اللغات

۲۔ مسند الفردوس رقم الحدیث ۲۶۵۰ ج ۲ ص ۲۴ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت

۳۔ مصنف ابن ابی شیبه باب فی الجومیس تعد فی الصدقة رقم الحدیث ۱۰۸۴۸ شامله

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ بھینسوں کی بھی زکوۃ ایسے ہی لی جائے جیسا کہ گائے کی زکوۃ لی جاتی ہے (اسی طرح کی روایت امام عطا خراسانی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی مروی ہے۔(۱)

۴۔ امام فقیہ ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی متوفی ۳۷۵ھ لکھتے ہیں:

"ویدخل فی البقر الجاموس"۔(۲)

گائے میں بھینس بھی داخل ہے۔

۵۔ امام علاؤ الدین ابو بکر بن مسعود کاسانی متوفی ۵۸۷ لکھتے ہیں:

"والجاموس نوع من البقر بدلیل انه یضم ذالك الغنم فی باب الزکوة"۔(۳)

بھینس بقر کی ایک قسم ہے دلیل یہ ہے کہ بھینس زکاۃ کے مسئلہ میں بقرہ (گائے) سے ملائی جاتی ہے۔

۶۔ علامہ حسن بن منصور قاضی خان متوفی ۵۹۲ھ لکھتے ہیں:

"الاضحیة تجوز من اربع من الحیوان الضان والمعز والبقر والابل ذکورها واناثها وکذالك الجاموس لانه نوع من البقرة"(۴)

قربانی چار جانوروں کی جائز ہے۔ بھیڑ، بکری، گائے، اور اونٹ کی ان کے مذکر (نر) اور مؤنث (مادہ) کی اسی طرح بھینس کی اس لیے کہ وہ بھی بقر (گائے) کی ایک نوع ہے۔

۱۔ الاموال لابن زنجویة، باب صدقة الجوامیس رقم الحدیث ۱۴۹۳، ۱۴۹۴ مکتبه شامله

۲۔ فتاوی النوازل ص ۳۳۵ مطبوعه مکتبه حقانیه پشاور

۳۔ بدائع الصنائع کتاب التضحیه ج ۵ ص ۶۹ مطبوعه کوئٹه

۴۔ فتاوی قاضی خان کتاب التضحیه ج ۳ ص ۲۰۸ مطبوعه پشاور

Scanned by CamScanner

۷۔ علامہ برہان الدین علی بن ابی بکر مرغینانی قدس سرہ النورانی متوفی ۵۹۳ لکھتے ہیں:

"یدخل فی البقر الجاموس لانه من جنسه "۔(۱)
یعنی بقر میں بھینس بھی داخل ہے اس لیے کہ بھینس بقر کی جنس سے ہے۔

اسی طرح صاحب ہدایہ نے دوسرے مقام پر لکھا:

"الجوامیس والبقر سواء لانه اسم البقر یتناولها انه نوع منه"۔(۲)
یعنی بھینس اور بقر احکام میں برابر ہیں کہ بقر کا لفظ ان دونوں کو شامل ہے اس لئے کہ بھینس بقر کی ایک نوع ہے۔

چند مزید فقہی عبارات بلا ترجمہ وخلاصہ کے ملاحظہ ہوں:

۸۔ امام طاہر بن عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۴۲ لکھتے ہیں:

"الجاموس یجوز فی الضحایا"۔(۳)

۹۔ امام سراج الدین ابو محمد علی بن عثمان بن تیمی حنفی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۶۹ھ لکھتے:

"یجوز التضحیة بالجاموس عن سبعة هو المختار"۔(۴)

---

۱. الهداية شرح بداية المبتدی، کتاب الاضحية ج۴ ص۷۵، وهکذا فی الجواهرة النیره ج۲ ص۴۵۶ مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی، فتح القدیر تکمله ج۹ ص۵۳۱ مطبوعه مرکز اهلسنت برکات رضا انڈیا
۲. الهدایه، کتاب الزکاة
۳. خلاصة الفتاوی ج۴ ص۳۱۴ مکتبه حقانیه پشاور
۴. الفتاوی السراجیه ص۳۸۵ مطبوعه مکتبه حقانیه پشاور

۱۰۔ علامہ زین الدین بن ابو ریم ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ المروفی ۹۷۰ھ لکھتے ہیں:

"والاضحیة من الابل والبقر والغنم) لان جواز التضحیة بهذه الاشیاء عرفت شرعا بالنص علی خلافت القیاس فیقتصر علی ماورد وتجوز بالجاموس لانه نوع من البقر الخ......"۔(۱)

۱۱۔ ملا نظام الدین متوفی ۱۱۶۱ھ وعلماء ہند لکھتے ہیں:

"والجاموس نوع من البقرة"۔(۲)

۱۲۔ علامہ محمد شہاب الدین بن بزاز کردری متوفی ۸۲۷ لکھتے ہیں:

"والجاموس یجوز فیها"۔(۳)

۱۳۔ (ویدخل فی البقر والجاموس لانه من جنسه)"کمافی الزکوة فانه یؤخذ من نصاب الجاموس ما یؤخذ من نصاب البقر وقال فی خلاصة الفتاوی والجاموس یجوز فی العدایا والضحایا استحانا"۔(۴)

۱۴۔ خاتم المحققین علامہ سید محمد امین المعروف بابن عابدین شافی قدس سرہ النورانی متوفی ۱۲۱۲ھ لکھتے ہیں:

"قولیه والجاموس نوع من البقر وکذا المعز نوع من الغنم بدلیل ضمهانی الزکوة بدائع"۔(۵)

---

۱. البحر الرائق کتاب الاضحیة ج۸ ص۱۷۷ مطبوعه ایچ ایم سعید کمپنی کراچی
۲. الفتاوی الهندیه کتاب الاضحیة الباب الخامس ج۵ ص۲۹۷
۳. فتاوی بزازیه صج۳ ص۲۸۹ مطبوعه المکتبة الرشیدیه کوئٹه
۴. البنایه شرح الهدایه کتاب الاضحیه ج۱۲ ص۴۸
۵. ردالمحتار علی الدر المختار کتاب الاضحیه ج۹ ص۵۳۴ مطبوعه المکتبة الحقانیه پشاور، فتاوی فیض الرسول ج۲ ص۴۴۹،۴۵۰ مطبوعه شبیر برادر لاهور

Scanned by CamScanner

۱۵۔ وفی شرح النقایہ کتاب الاضحیہ ج ۴ ص ۲۴۷:

"ویدخل فی البقر الجاموس"۔

۱۶۔ امام اہلسنت مجدد دین وملت امام المتکلمین الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی نور اللہ تربتہ بنورہ الجلی والخفی متوفی ۱۳۴۰ھ لکھتے ہیں:

"ویدخلون الجاموس فی البقر ویقولون انه نوع منه"۔(۱)

ذکر کردہ درجنوں کتب لغت فقہ وحدیث کی تصریحات سے جب یہ ثابت ہو گیا کہ بھینس بقر یعنی گائے کی نوع ہے تو جب گائے کی قربانی جائز ہے اور پھر بھینس کی بھی قربانی جائز ہے۔ منکرین معاندین غیر مقلدین حضرات سے ہمارا سوال یہ ہے کہ تمہارے مذھب میں جب بھینس وبھینسے کی قربانی جائز ودرست نہیں تو پھر کتب معتبر لغت فقہ وحدیث سے ثابت کرو کہ بھینس بقر کی نوع سے نہیں ہے لہذا اس کی قربانی بھی جائز نہیں؟ ھاتو برھانکم ان کنتم صٰدقین۔

بھینس کی قربانی کے جواز پر چند نجدیوں وہابیوں کی مستند شخصیات کے حوالے پیش خدمت ہیں وہابیوں کے شیخ الکل نذیر حسین دہلوی نے قربانی کے جانوروں کی عمر بیان کرتے ہوئے لکھا۔ کہ گائے بھینس میں جو دو سال کی ہو۔(۲)

آگے لکھا: بھینس گائے کے حکم میں ہے۔(۳)

---

۱. الفتاوی الرضویہ ج۲ ص۳۸۲ مطبوعہ لاہور تفصیل دیکھئے الفتاوی الرضویہ ج۲۰ ص۴۰۱ تا ۴۰۴ مطبوعہ لاہور
۲. فتاوی نذیریہ ج۳ ص۲۵۷ مطبوعہ گوجرنوالہ
۳. فتاوی نذیریہ ج۳ ص۲۵۸ مطبوعہ مکتبہ المعارف الاسلامیہ گوجرنوالہ

وہابیوں کے مشہور مولوی ثناء اللہ امرتسری نے بھینس کی قربانی کو جائز قرار دیتے ہوئے لکھا۔ اس کے علاوہ عرب لوگ بھینس کو بقرہ (گائے میں داخل سمجھتے ہیں)۔(۱)

ابوالبرکات احمد وہابی نے لکھا، بھینس اور بھینسا دونوں بقرہ کی نوع میں سے ہیں۔ لہذا اسکا حکم بھی گائے کی طرح ہے۔(۲)

مولوی عبدالستار دہلوی وہابی نے لکھا:

سوال: کیا بھینس کی قربانی جائز ہے؟

جواب: جائز ہے چونکہ بھینس اور گائے کا ایک ہی حکم ہے۔(۳)

قربانی کے جانوروں کی عمروں کا بیان:

قربانی کے جانوروں کی عمر یہ ہونی چاہیے۔ اونٹ پانچ سال کا، گائے دو سال کی، بکری ایک سال کی اس عمر سے کم ہو تو قربانی جائز نہیں زیادہ ہو تو جائز بلکہ افضل ہے ہاں دنبہ یا بھیڑ کا چھ ماہیہ بچہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دور سے دیکھنے مین سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اسکی قربانی جائز ہے۔(۴)

---

۱. فتاوی ثنائیہ ج۱ ص۸۱۰ مطبوعہ کراچی
۲. فتاوی برکاتیہ ص۳۴۲ مطبوعہ گوجرنوالہ
۳. فتاوی ستاریہ ج۳ ص۲ مطبوعہ مکتبہ سعودیہ کراچی
۴. الدر المختار کتاب الاضحیۃ ج۹ ص۵۵۳ مطبوعہ پشاور، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح ج۳ ص۵۰۷، ۵۰۸ مطبوعہ کوئٹہ، بہار شریعت ج۳ ص۳۴۰ مطبوعہ کراچی، مرآۃ المناجیح ج۲ ص۳۶۱ مطبوعہ لاہور، الفتاوی الرضویہ ج۲۰ ص۴۴۳ مطبوعہ لاہور

Scanned by CamScanner

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”قال رسول الله ﷺ لاتذبحوا الامسنة ان تعسر عليكم فتذبحوا جذعة من الضان“۔(۱)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم (قربانی میں) نہ ذبح کرو مگر مسنۃ الایہ کہ تم پر یہ دشوار ہو دنبہ کے جذعہ کی قربانی کرلو۔

فقہاء کرام کے نزدیک مسنہ سے مراد بڑی عمر کا جانور مراد ہے یعنی اونٹ کم از کم پانچ سال کا ہو گائے بھینس دو سال کی اور بکرا ایک سال کا ہو اور جذعہ ایک سال سے کم اور چھ ماہ یا اس سے زیادہ عمر کا دنبہ مراد ہے۔(۲)

حضرت مجاشع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”ان رسول الله ﷺ كان يقول ان الجذع يوفى مما يوفى منه الثنى“۔(۳)

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ بھیڑ کا شش ماہہ بچہ اس میں کفایت کرتا ہے، جس میں بکری کا ایک سالہ بچہ کا ہو۔

---

۱. سنن ابی داؤد من کتب الستہ کتاب الضحایاباب مایستجب من الضحایارقم الحدیث۲۷۹۷ص۱۴۳۲ مطبوعہ سعودیہ، مشکوۃ شریف رقم الحدیث۳۱۴۹ص۱۳۰، مطبوعہ لاھور سنن ابن ماجہ رقم الحدیث ۳۱۴۱ص۲۶۶۷سعودیہ ،مسند الامام احمد رقم الحدیث۱۴۳۴۸ص۱۰۲۸مطبوعہ مؤسستہ الرسالہ بیروت ،الجامع الصحیح للمسلم رقم الحدیث ۱۹۶۳ص۱۰۲۸مطبوعہ سعودیہ.

۲. مرقاۃ المفاتیح ج۳ص۵۰۸ مطبوعہ کوئٹہ ،مراۃ المناجیح ج۲ص۳۶۱مطبوعہ لاھور

۳. سنن نسائی کتاب الضحایاباب المسنہ والجذعہ رقم الحدیث ۴۳۸۸ ص ۲۳۷۳مطبوعہ سعودیہ ،سنن ابی داؤد کتاب الضحایارقم الحدیث۲۷۹۹ص۱۴۳۲سعودیہ ،سنن ابن ماجہ ابواب الاضاحی رقم الحدیث۳۱۴۰ص۲۶۶۷مطبوعہ سعودیہ ،مشکوۃ المصابیح کتاب الاضحیہ رقم الحدیث۱۳۸۱ص۱۳۰مطبوعہ لاھور.

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

”ضحى خالى ابوبردة قبل الصلوة فقال رسول الله ﷺ تلك لحم شاة فقال يارسول الله ﷺ! ان عندى جذعة من المعز فقال ضح بها ولا تصلح لغيرك ثم قال: من ضحى قبل الصلوة فانما ذبح لنفسه ومن ذبح بعد الصلوة فقد نسكه واصاب سنة المسلمين“۔(۱)

میرے ماموں ابو بردہ نے نماز عید سے پہلے قربانی کردی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ بکری کا گوشت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس بکری کا جذعہ (ایک سال سے کم عمر کا بکرا) ہے تو آپ نے فرمایا اسے ہی ذبح کرلو۔ آپ کے علاوہ یہ کسی کیلئے جائز نہیں پھر آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کرلی اس نے اپنے (کھانے کے) لیے ذبح کیا جس نے نماز کے بعد ذبح کیا اس کی قربانی پوری ہوگئی اور اس نے مسلمانوں کے طریقہ کو پالیا۔

۱۔ ان روایات سے معلوم ہوا دنبہ اگر چھ ماہ کا ہو ایک سالہ بکری کے برابر معلوم ہوتا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے (اس پر تمام صحابہ وعلماء کرام کا اجماع ہے۔(۲)

۲۔ بکری اور بکرا اگر ایک سال کے ہوں یا اس سے اوپر تو انکی قربانی جائز ہے سے کم عمر کے ہوں اگرچہ ایک دن بھی کم ہو تو قربانی جائز نہیں۔(۳)

---

۱. الجامع الصحیح للمسلم کتاب الضحایارقم الحدیث۵۰۶۹ص۱۰۲۷،سنن ابی داؤد بالفاظ مختلفہ من الکتب الستہ کتاب الضحایارقم الحدیث۲۸۰۱ص۱۴۳۲ مطبوعہ دارالسلام سعودیہ ،الجامع الصحیح للبخاری کتاب الاضاحی ۵۵۵۶ص۴۷۸ مطبوعہ دارالسلام سعودیہ.

۲. مراۃ ص۳۶۲لاھور،الفتاوی الرضویہ ج۲۰ص۴۴۲لاھور

۳. فتاوی فیض الرسول ج۲ص۴۵۹مطبوعہ لاھور

Scanned by CamScanner

۳۔ سال سے کم عمر کے بکرے کی قربانی کو حضرت ابو بردہ کیلئے نبی علیہ السلام کا جائز قرار دینا اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو احکام شرعیہ میں اختیار دیا۔ آپ جس پر چاہیں حکم جاری فرمائیں۔(۱)

۴۔ جس شخص نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی تو اس کی قربانی نہ ہوئی وہ فقط گوشت ہی ہے۔ کماسبق۔

مسئلہ : قربانی کے جانوروں میں عمر کا اعتبار کیا گیا ہے بیل، بکرے وغیرہ کا دونداہونا نہ کوئی شرط ہے اور نہ اسکا اعتبار کیا گیا ہے اصل دارومدار عمر کے پورا ہونے کا ہے۔(فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی قدس سرہ القوی متوفی ۱۴۲۰ھ لکھتے ہیں قربانی کے بکرا کی عمر سال بھر ہونا ضروری ہے دانت کا نکلنا ضروری نہیں لہذا بکرا اگر واقعی سال بھر کا ہے تو اسکی قربانی جائز ہے اگرچہ اسکے دانت نہ نکلے ہوں الخ۔(۲)

دوسری جگہ لکھتے ہیں: دانتا ہونا ضروری نہیں۔(۳)

مسئلہ: قربانی کے جانوروں میں اسلامی تاریخ چاند کا اعتبار ہے۔نہ کہ انگریزی یا کسی اورسال ماہ کی تاریخ کا اگر قربانی کے جانوروں میں سے کسی جانور کی عمر چاند کی تاریخ کے اعتبار سے پوری ہوگئی تو اسکی قربانی جائز ہے اسی طرح عیدالاضحیٰ کے دن پیدا ہونے والے جانور کی بھی قربانی کے پیدا ہونے کے اس وقت کے بعد اگلے سال عید الاضحیٰ میں جائز ہے۔

"یسألونك عن الاهلةقل هی مواقیت للناس والحج "۔(۴)

---

۱. کمافی اشعة اللمعات مراةالمناجیح ج۲ص۳۶۱مطبوعه لاهور
۲. فتاوی فیض الرسول ج۲ص۴۵۶
۳. فتاوی فیض الرسول ج۲ص۴۵۹لاهور
۴. سورةالبقره.

تم سے نئے چاند کو پوچھتے ہیں تم فرمادو وہ وقت کی علامتیں ہیں لوگوں اور حج کیلئے۔(۱)

"جعلهاالله مواقیت لصوم وافطارهم ولحجهم ومناسکهم الخ......"۔(۲)

اللہ تعالیٰ نے ان کا وقت مقرر کیا ان کے روزے افطار حج اور قربانی کیلئے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"هی مواقیت للناس فی حجهم وصومهم و فطرهم ونسکهم"۔(۳)

فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی قدس سرہ القوی متوفی ۱۴۲۰ لکھتے ہیں، مسلمانوں کو اپنے معاملات میں عربی اسلامی تاریخ وسنہ کا اعتبار کرنا واجب ہے۔دوسری تاریخ وسنہ کا اعتبار کرنا جائز نہیں جیسا کہ تفسیر کبیر جلد چہارم ص۴۴۵ میں ہے:

"قال اهل العلم الواجب علی المسلمین بحکم هذاالایةان یعتبروافی بیوعهم ومدددیونهم واحوال زکوتهم و سائر احکامهم السنةالعربیه بالاهلةولا یجوزلهم اعتبارالسنةالعجمیةوالرومیة"۔(۴)

---

۱. کنزالایمان.
۲. تفسیر طبری رقم الحدیث۳۰۶۸
۳. تفسیر طبری رقم الحدیث۳۰۶۹شامله
۴. انوارالحدیث ص۲۵۱مطبوعه لاهور.

Scanned by CamScanner

قربانی کے جانوروں میں شرکت کے احکام

قربانی کی جو کم از کم مقدار ہے وہ ایک شخص کے حق ایک بکری، دنبہ وغیرہ یا پھر اونٹ ،گائے وغیرہ کا ساتواں حصہ ضروری ہے۔(۱)

جب قربانی کی شرائط مذکورہ پائی جائیں تو بکری کا ذبح کرنا یا اونٹ یا گائے کا ساتواں حصہ واجب ہے ساتواں حصے سے کم نہیں ہوسکتا بلکہ اونٹ یا گائے کے شرکا میں اگر کسی شریک کا ساتواں حصہ سے کم ہے تو کسی کی قربانی نہیں، گائے یا اونٹ میں ساتویں حصہ سے زیادہ کی قربانی ہوسکتی ہے مثلاً گائے کو چھ یا پانچ یا چار شخصوں کی طرف سے قربانی کریں ہوسکتا ہے اور یہ ضروری نہیں کہ سب شرکا کے حصے برابر ہوں بلکہ کم وبیش بھی ہوسکتے ہیں۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ جسکا حصہ کم ہے تو ساتویں حصہ سے کم نہ ہو۔(۲)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"نحرنا مع رسول الله ﷺ عام الحديبية البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة"۔(۳)

ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ کے سال ایک اونٹ کو سات افراد کی طرف سے اور ایک گائے کو سات افراد کی طرف سے ذبح (قربان) کیا۔

---

۱. عامه كتب فقه حنفی

۲. ردالمحتار مع الدر المختار كتاب الاضحية ج۹ ص۵۲۱، ۵۲۵ مطبوعه پشاور، بهار شريعت ج۳ ص۳۳۵ مطبوعه كراچی، تفسير احكام القرآن للقادری ج۲ ص۲۲۷ مطبوعه لاهور

۳. الجامع الصحيح للمسلم كتاب الحج باب الاشتراك فی الهدی واجزاء البقره والبدنه كل منهاعن سبعة رقم الحديث ۱۳۱۸، جامع الترمذی ورقم الحديث ۱۵۰۲ ص۸۰۵ اسعوديه

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

"ان النبی ﷺ قال :البقرة عن سبعة والجزور عن سبعة"۔(۱)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا، گائے سات آدمیوں کی طرف سے اور اونٹ بھی سات آدمیوں کی طرف سے ہے۔

یعنی گائے اور اونٹ کی قربانی میں سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں بشرطیکہ ان میں سے کوئی گوشت یا تجارت گوشت کیلئے شریک نہ ہو یا سارے قربانی کرنے والے ہوں یا بعض عقیقہ والے۔(۲)

مسئلہ : اونٹ اور گائے کی طرح بھینس اور بھینسے میں بھی سات افراد شریک ہوسکتے ہیں جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ذکر کی گئی ہے۔

علامہ سراج الدین ابو محمد علی بن عثمان بن محمد حنفی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۶۹ ھ لکھتے ہیں:

"يجوز التضحية بالجاموس عن سبعة هو المختار"۔(۳)

بھینس کی قربانی سات افراد کی طرف سے جائز ہے اور یہی قول مختار ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"ان النبی ﷺ اتاه رجل فقال ان علی بدنة وانا موسر بها ولا اجدها فاشتريها فامره النبی ﷺ ان يبتاع شياه فيذبحن"۔

---

۱. سنن ابی داؤد كتاب الضحايا، رقم الحديث ۲۸۰۸، مشكوة المصابيح ابواب الاضاحی رقم الحديث ۱۳۷۲ ج۱ ص۳۰۱ مطبوعه لاهور

۲. مراة المناجيح ج۱ ص۳۶۲ مطبوعه لاهور تفصيل ديكهئے ،الفتاوی الرضوية ج۱۴ ص۵۶۴ مطبوعه رضا فاؤنڈیشن لاهور

۳. الفتاوی السراجية كتاب الاضاحی ص۳۸۵ مكتبه حقاليه پشاور

Scanned by CamScanner

نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا اور اس نے کہا مجھ پر اونٹ (بڑا جانور) واجب ہو چکا ہے اور میں مالدار بھی ہوں لیکن مجھے بڑا جانور مل نہیں رہا کہ میں اسے خریدوں تو نبی کریم ﷺ نے اسکو سات بکریاں خریدنے کا حکم فرمایا کہ وہ انکو ذبح کریں۔(۱)

شرح معانی الاثار للطحاوی کے الفاظ یہ ہیں:

"سأل رجل رسول الله ﷺ فقال ان علی ناقة وقد غربت علی فقال اشتر سبعا من الغنم"۔(۲)

۱۔ ان روایات سے معلوم ہوا ایک اونٹ (بڑا جانور گائے بھینس وغیرہ) سات بکریوں کے قائم مقام ہے اور اونٹ (بڑے جانور) میں سات افراد شریک ہو سکتے ہیں۔

۲۔ ایک بکری (چھوٹے جانور دنبہ بھیڑ وغیرہ) کی قربانی صرف ایک ہی شخص کی طرف سے ہو سکتی ہے بکری کی قربانی ایک سے زیادہ افراد کی طرف سے جائز نہیں۔

عبارات فقهيه:

"الشاة لاتجزی الاعن واحد والبقرة تجزی عن سبعة"۔(۳)

مسئلہ : چھوٹے جانور کی قربانی صرف ایک شخص کی طرف سے جائز ہے ہاں ایک شخص اپنی طرف سے کئی افراد کو ایصال ثواب کر سکتا ہے اور یہ چیز نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فعل مبارک سے ثابت ہے۔

---

۱. سنن ابن ماجه كتاب الاضاحی رقم الحديث ۳۱۳۶ ص ۲۶۷ مطبوعه سعوديه

۲. شرح معانی الاثار رقم الحديث ۶۲۲۱ بيروت

۳. فتاوی سراجيه ص ۳۸۶ مطبوعه پشاور ، وهكذا فی الفتاوی الهنديه كتاب الاضحية ج ۵ ص ۳۰۴ پشاور ، بدائع الضائع كتاب التضحية ج ۵ ص ۷۰ كوئٹه

"انه علیہ الصلوٰۃ والسلام انما فعل ذالك لاجل الثواب وهو انه جعل ثواب تضحية بشاة واحدة الامة"۔(۱)

مسئلہ : جس طرح یہ جائز ہے کہ چند مسلمان شریک ہو کر ایک بکرا خریدیں اور اسکی قربانی سرکار اقدس ﷺ کے نام یا کسی دوسرے بزرگوں کے نام کرنے کی کوئی قباحت نہیں اسی طرح پر مسلمان مشترکہ طور پر بڑا جانور خرید کر ساتواں حصہ کسی بزرگ یا حضور ﷺ کے نام قربانی کریں جائز ہے۔(۲)

مسئلہ : قربانی کے جانوروں میں جتنے افراد شریک ہوں وہ سب کے سب مسلمان ہوں۔(کما سبق فی شرائط الاضحية)

گائے کے شرکاء میں سے ایک کافر ہے یا ان میں ایک شخص کا مقصود قربانی نہیں بلکہ گوشت حاصل کرنا ہے تو کسی کی قربانی نہ ہوگی..........قربانی کے سب شرکاء کی نیت تقرب ہو نہ کہ گوشت۔(۳)

مسئلہ : اگر شرکاء قربانی میں کوئی بدمذہب وہابی دیوبندی نیچری (سر احمد خان علی گڑھی کے عقائد و نظریات تعلیمات کو ماننے وان پہ چلنے والے) شیعہ، مرزائی، صلح کلی (تمام یا بعض گمراہ فرقوں کو صحیح سمجھنے والے انکے ساتھ نشست و برخاست سلام کلام کرنے والے ان سے الفت و محبت رکھنے والے کمافی تجانب) وغیرہ میں سے کوئی شریک ہوا تو کسی کی بھی قربانی نہ ہوگی (دیکھئے تفصیل لہذا غیر مقلد اور دیوبندی کی شرکت کے ساتھ بڑے جانور کی قربانی کرنا جائز نہیں۔(۴)

---

۱. البدائع والصنائع كتاب التضحية ج ۵ ص ۷۰ كوئٹه

۲. فتاو ی فیض الرسول ج ۲ ص ۴۴۶ شبير برادر لاهور

۳. ردالمحتار مع الدرالمختار ج ۹ ص ۵۴۰ مطبوعه پشاور، بهار شريعت بادنی تغير ج ۳ ص ۳۴۳ مطبوعه كراچی

۴. فتاوی فقيه ملت ج ۲ ص ۲۴۹ مطبوعه لاهور

Scanned by CamScanner

کیونکہ ان کے عقائد ونظریات مبنی بر ضلالت وکفر ہیں جبکہ قربانی کیلئے پہلی شرط ہی مسلمان ہونا ہے۔

فقہاء کرام رضی اللہ عنہم کی فقہی عبارات سے ثبوت ملاحظہ ہو:

"ولواشرك سبعة فی بدنة وواحد منهم مشرك كان الكل لحماً"۔(۱)

"وان كان شريك الستة نصرانيا اومريد اللحم لم يجزعن واحد منهم الخ"۔(۲)

مسئلہ: مسلمان ہونے کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتا ہو ضروریات دین میں سے کسی ایک یا کل کا منکر ہو تو وہ کافر مرتد ہوگا۔(مذکورہ فرق کئی ایک ضروریات دین کے منکر اور بدعات اعتقادیہ کے مرتکب ہیں تو کافر و مرتد و بدعتی کا عمل وعبادت خواہ نماز روزہ حج زکوۃ قربانی وغیرہ ہو قبول نہیں، بلکہ اگر پہلے اچھے عمل کیے تو بعد از ارتداد وہ بھی ضائع ہو جاتے ہیں چنانچہ ارشاد ربانی ہے۔

"ومن يكفر بالايمان فقد حبط عمله وهو فی الاخرة من الخسرين "۔(۳)

اور جو مسلمان سے کافر ہوا اسکا کیا دھرا سب ارکارت گیا اور وہ آخرت میں زیاں کار ہے۔(۴) کیونکہ ارتداد سے تمام عمل اکارت ہو جاتے ہیں۔(۵)

---

۱. فتاوی قاضی خان کتاب الاضحیۃ ج۳ص۲۰۹

۲. الرد المحتار علی الدر المختار ج۹ص۵۴۰مطبوعه پشاور، وهكذا فی الفتاوی الهنديه ج۵ص۳۰۴پشاور، کنز الدقائق کتاب الاضحیۃ ص۳۲۱مطبوعه راولپنڈی

۳. سورة المائده ۴. کنز الایمان

۵. خزائن العرفان ص۱۳۹مطبوعه لاهور

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"قال رسول الله ﷺ لايقبل الله لصاحب بدعة صوماً ولاصلوة ولاصدقة ولاحجاً ولاعمرة ولاجهاداً ولاصرفاً ولاعدلاً يخرج من الاسلام كماتخرج الشعرة من العجين"۔(۱)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بدعتی (بدمذھب) کا نہ کوئی روزہ قبول نہیں کرتا نہ ہی نماز، نہ صدقہ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ نفل اور نہ ہی فرض وہ اسلام سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے بال آٹے سے"

---

۱. سنن ابن ماجه كتاب السنه رقم الحديث۴۹ص۲۴۸۰ مطبوعه دار السلام سعوديه، شرح اصول اعتقاد اهل سنت رقم الحديث۲۷۱ص۲۶ دار ابن حزم بيروت، كتاب الشريعه ص۴۵۹مطبوعه رياض، الترغيب والترهيب باب الترهيب من ترك السنه رقم الحديث۱۱ص۸۷ج۱مطبوعه بيروت

Scanned by CamScanner

قربانی کے جانوروں کی خصوصیات وانکے عیوب کا بیان

قربانی چونکہ مالی عبادت ہے لہذا اس کے اندر یہ ضروری ہے کہ للہیت وخلوص کے ساتھ ساتھ جو چیز نذر قربانی کی جائے وہ عیوب سے خالی صحیح سلامت ہوتا کہ بارگاہ خداوندی کا قرب ونزدیکی حاصل ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"لن تنالوا البرحتی تنفقو امماتحبون الایة"۔(۱)

تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدامیں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو۔(۲)

عیوب مانع کیلئے قانون وضابطہ:

"کل مااوجب نقصان االثمن فی عادۃالتجارفھوعیب"۔(۳)

ہروہ چیز جوتاجروں کے عرف عادت میں کسی شئی کی قیمت کے اندر نقصان ثابت کرے تووہ عیب ہے۔

"ومن المشائخ من یذکرلھذاالفصل اصلاًویقول کل عیب یزیل المنفعة علیالکمال اوالجمال علی الکمال یمنع الاضحیةومالایکون بھذہ الصفةلایمنع"۔(۴)

۱. سورۃالعمران آیت۹۲
۲. کنزالایمان
۳. الھدایةباب خیارالعیب ج۳ ص۴۲مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاھور،فتاوی فیض الرسول ج۲ ص۴۵۶ مطبوعہ لاھور
۴. الفتاوی الھندیہ ج۵ص۲۹۹مطبوعہ پشاور

مشائخ جو اس فصل کیلئے اصول ذکر کرتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں ہروہ ایسا عیب ہے جومنفعت (نفع) کوکامل طورپر زائل کردے یا کامل طورپر جمال و خوبصورتی کوتو اسکی وجہ سے قربانی جائز نہ ہوگی توجوعیب اس صفت (منفعت کوزائل کرنے والا) نہ ہووہ قربانی کومنع نہیں کریگا۔

خلاصہ کلام یہ ہواکہ شرح شریف میں ہراس چیز کوجانورمیں عیب قرار دیا گیا کہ جسکی وجہ سے جانور کی قیمت میں کمی واقع ہویااسکے حسن وجمال میں توایسے جانور کی قربانی جائز نہیں اوراگرعیب اس سے کم درجہ کاہوتو قربانی جائز ہے کیوں کہ تھوڑے بہت عیب سے بچنا ناممکن ہے۔

"لان العیب الیسیرلایمکن التحرزعنه فجعل عفواً"۔(۱)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اربع لایضحی بھن العوراءالبین عورھاوالمریضة البین مرضھا والعرجاء البین ظلعھاوالجفاء التی لاتنقی"۔(۲)

چارقسم کے جانوروں کی قربانی نہ کی جائے (ان کی قربانی جائز نہیں) (۱) ایسا کانا کہ جسکا کاناپن ظاہر واضح ہو(۲) ایسا بیمارکہ جسکی بیماری واضح ہو(۳) ایسالنگڑا کہ جسکا لنگڑاپن ظاہر ہو(۴) اور ایسا دبلاوکمزورکہ جسکی ہڈیوں میں گودانہ ہو۔

۱. تبیین الحقائق کتاب الاضحیة ج۶ ص۶
۲. صحیح ابن حبان کتاب الاضحیة رقم الحدیث۵۹۱۹ مؤسسة الرسالہ بیروت،سنن ابی داؤدرقم الحدیث۲۸۰۲ص۴۳۲مطبوعہ سعودیہ،سنن ابن ماجہ رقم الحدیث ۳۱۴۴ ص۴۶۸مطبوعہ سعودیہ،جامع ترمذی رقم الحدیث۱۴۹۷ص۸۰۵سعودیہ قال الحاکم ھذاحدیث صحیح المستدرک رقم الحدیث۱۷۱۸ مطبوعہ بیروت مشکوۃ المصابیح رقم الحدیث۱۴۷۹ص۱۳۰ مطبوعہ لاھور

Scanned by CamScanner

اس حدیث شریف میں جانوروں کے چار اصولی عیوب بیان کیے گئے ہیں جو کہ بہت سے فروعی عیوب کو شامل ہیں آیئے اس حدیث کی شرح آئمہ محدثین وفقہاء کی تصریحات سے ملاحظہ ہو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں اس حدیث کو ہم بطور دلیل کے لیتے ہیں:

۱۔ اگر کوئی جانور اپنے پاؤں پر چل سکے تو اسکی قربانی جائز ہے اگر وہ اپنے پاؤں پر نہ چل سکے تو اسکی قربانی جائز نہیں۔

۲۔ اسی طرح ایسا کانا جانور کہ اسکی بینائی آدھے سے زیادہ باقی ہے تو اسکی قربانی جائز ہے اور اگر آدھے سے زیادہ بینائی زائل ہو چکی ہے تو اسکی قربانی جائز نہیں۔

۳۔ ایسا بیمار جو کہ بیماری کی وجہ سے فاسد (کمزور) ہو چکا ہو تو اسکی قربانی بھی جائز نہیں۔

۴۔ اور ایسا کمزور اور لاغر جانور کہ جسکی ہڈیوں میں گودا نہ ہو تو اسکی قربانی بھی جائز نہیں۔(۱)

مسائل:

۱۔ کانے اور مریض جانور کا حکم:

ایسا کانا جانور کہ جسکا کانا پن بلکل ظاہر واضح ہو اسکی قربانی جائز نہیں (وضاحت آگے آئے گی)۔(۲)

۲۔ ایسی بیماری کہ جسکی وجہ سے جانور چارہ وغیرہ نہ کھائے اور جو اسے کمزور کرے تو یہ بھی بالکل ظاہر واضح عیب ہے تو ایسے جانور کی بھی قربانی جائز نہیں۔(۳)

---

۱. مؤطا امام محمد کتاب الضحایا رقم الحدیث ۶۳۲ ج ۲ ص ۵۸۷ مطبوعہ دار القلم بیروت

۲. بدائع الصنائع کتاب الضحیہ ج۵ ص ۷۵ مطبوعہ کوئٹہ

۳. بدائع الصنائع ج ۵ ص ۷۶ مطبوعہ کوئٹہ ،البنایہ شرح الھدایہ کتاب الاضحیۃ ج۱۲ ص ۳۴، مراۃ المناجیح ج۲ ص ۳۶۵ مطبوعہ لاہور، بہار شریعت ج۳ ص ۳۴۱ مطبوعہ کراچی

۳۔ لنگڑے جانور کا حکم:

ایسا لنگڑا جو کہ خود چل کر قربان گاہ تک نہ جا سکتا ہو تو اسکی قربانی بھی جائز نہیں کیوں کہ یہ ظاہر فاحش عیب ہے ہاں جو چلنے میں چوتھا پاؤں زمین پر رکھتا اگر چہ اس قدر ہی کہ اس سے کچھ سہارہ و مدد لیتا ہو تو اسکی قربانی جائز ہے اسلیئے کہ یہ ظاہر عیب میں شمار نہیں کیا جاتا۔(۱)

۴۔ پاؤں کٹے کا حکم:

جس جانورر کا ایک پاؤں کٹا ہوا ہو اسکی بھی قربانی جائز نہیں۔(۲)

جانوروں کے پانچ عیوب:

"نھی رسول اللہ ﷺ عن المصفرۃ والمستاصلۃ والبخقاء والمشیعۃ والکسراء و المصفرۃ التی تستاصل اذنھا حتی یبدو سماخھا والمستاصلۃ ،التی استوصل قرنھامن اصلہ، والبخقاء التی تبخق عینھا والمشیعۃ التی لاتبتع الغنم عجفاوضعفا والکسراء الکسیرۃ"۔

رسول اللہ ﷺ مصفرۃ ، مستاصلۃ ، بخقاء ، مشیعہ اور کسراء کی قربانی سے منع فرمایا:

۱۔ **مصفرہ:** وہ ہے جسکے کان کاٹ دیئے گئے ہوں ، یہاں تک کہ کانوں کا سوراخ ظاہر ہو جائے۔ (نظر آنے لگے)

۲۔ **مستاصلہ:** وہ ہے کہ جسکے سینگ جڑ سے نکل گئے ہوں۔

---

۱. خلاصۃ الفتاوی کتاب الاضحیۃ الفصل الخامس فی العیوب ج۴ ص ۳۲۱ مطبوعہ پشاور رد المحتار علی الدر المختار کتاب الاضحیۃ پشاور. البنایہ شرح الھدایہ کتاب الاضحیۃ ج۹ ص ۵۱۴، ۵۱۵

۲. الفتاوی الھندیہ کتاب الاضحیہ ج۵ ص ۲۹۹ مطبوعہ پشاور

Scanned by CamScanner

۳۔ **بخقاء:** وہ ہے جسکی آنکھ پھوڑ دی گئی ہو (یا اسکی بینائی زائل ہوچکی ہو۔

۴۔ **مشیعه:** وہ ہے جو کہ ریوڑ کے پیچھے نہ چل سکتی ہو کمزوری اور ضعف کی وجہ سے۔

۵۔ **کسرہ:** لاغر جانور ہے (جسکی ہڈیوں میں گودہ نہ ہو)۔(۱)

۵۔ کان کٹے کا حکم:

جس جانور کے پیدائشی دونوں کان یا ایک کان نہ ہو اور اسی طرح جانور کا کان آدھے سے زیادہ کٹا ہوا ہو اسکی قربانی جائز نہیں اور اگر کان پیدائشی طور پر چھوٹے ہوں تو اسکی قربانی جائز ہے۔(۲)

امام اہل سنت نے عدم جواز کے قول کو مفتیٰ بہ قرار دیا اور فرمایا اسی پر اعتماد و عمل واجب۔

تفصیل دیکھئے:

"الفتاوی الرضویہ ج ۲۰ ص ٤٦٢، ٤٦٤ مطبوعہ لاہور، ردالمحتار مع الدرالمختار کتاب الاضحیۃ ج۹ ص ۵۳۷ مطبوعہ پشاور"۔

۶۔ سینگ ٹوٹے ہوئے کا حکم:

جس جانور کے پیدائشی سینگ نہ ہوں اسکی قربانی جائز ہے اور سینگ تھے مگر ٹوٹ گئے اور مینگ (جڑ) تک ٹوٹا ہے تو ناجائز ہے اور اگر اس سے کم ٹوٹا ہے تو جائز ہے۔(۳)

---

۱. سنن ابی داؤد کتاب الضحایا رقم الحدیث ۲۸۰۳ ص ۴۳۲ مطبوعہ سعودیہ

۲. المحیط البرہانی کتاب الاضحیۃ الفصل الخامس ج۸ ص۴۶۶

۳. الفتاوی الرضویہ ج۲۰ ص۴۵۹ مطبوعہ لاہور، ردالمحتار مع الدرالمختار ج۹ ص۵۳۵ مطبوعہ پشاور، بہار شریعت ج۳ ص۳۴۰ مطبوعہ کراچی

۷۔ بھینگے اور اندھے جانور کا حکم:

بھینگے جانور کی قربانی جائز ہے اندھے (جس جانور کی ایک آنکھ نہ ہو یا ایک سے بل کل نظر نہ آتا ہو یا جسکی تہائی سے زیادہ نظر زائل ہو گئی ہو اسکی قربانی جائز نہیں۔(۱) اور جسکا کانا پن ظاہر ہو اسکی بھی قربانی ناجائز ہے۔(۲)

۸۔ لاغر اور کمزور جانور کا حکم:

اتنا دبلا پتلا اور لاغر جانور کہ جسکی ہڈیوں میں گودا (مغز) نہ ہو تو اسکی بھی قربانی جائز نہیں کیوں کہ یہ بھی فاحش عیب ہے۔(۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

"قال رسول اللہ ﷺ: لایجوز فی البدن العوراء ولا العجفاء ولا الجرباء ولا المصطلمۃ اطباؤها"۔(۴)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان جانوروں کی قربانی جائز نہیں، کانے، لاغر، خارش والے اور وہ جانور جسکے تھن کٹے ہوئے ہوں۔

نوٹ: عوراء (کانے) اور عجفاء (لاغر) کی وضاحت پہلے ہو چکی ہے بقیہ کی دیکھئے!

---

۱. المحیط البرہانی کتاب الاضحیۃ ج۸ ص۴۶۶

۲. الدرالمختار کتاب الاضحیۃ ص۵۳۵ ج۹ پشاور، بہار شریعت ج۳ ص۳۴۱ کراچی

۳. فتاوی قاضی خان کتاب الاضحیہ، بہار شریعت ج۳ ص۳۴۱ مطبوعہ کراچی

۴. المعجم الاوسط رقم الحدیث ۳۸۷۸ دارالحرمین قاہرہ، المعجم الکبیر رقم الحدیث ۱۰۹۲۸، مجمع الزوائد ج۴ ص۱۹

Scanned by CamScanner

۹۔ **خارش والے جانور کا حکم:**

خارش والا جانور اگر موٹا اور فربہ ہے تو اسکی قربانی جائز ہے اور بہت لاغر و کمزور ہے تو اسکی قربانی جائز نہیں کیوں کہ خارش کا گوشت میں اثر انداز ہونا نقص اور عیب ہے اور نقص وعیب والے جانور کی قربانی جائز نہیں۔(۱)

۱۰۔ **تھن خشک یا کٹے ہوئے جانور کا حکم:**

جس جانور کے تمام تھن کٹے ہوئے ہوں یا خشک ہوں یا بکری کا ایک تھن اور گائے بھینس اونٹنی کے دو تھن کٹے ہوئے ہوں یا خشک ہوں (تھن مارا گیا ہو دودھ دینے کی اس میں صلاحیت نہ ہو) تو ان تمام جانوروں کی قربانی ناجائز وممنوع ہے۔(۲)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"نھی رسول اللہ ﷺ ان یضحی بالمقابلۃ والمدابرۃ والشرقاء والخرقاء او جدعاء"۔(۳)

رسول اللہ ﷺ نے آگے سے کان کٹے ہوئے پیچھے سے کان کٹے ہوئے جانور اور لمبائی چوڑائی میں کان کٹے ہوئے اور ناک کٹے ہوئے جانور کی قربانی سے منع فرمایا۔

۱۔ ردالمحتار مع الدرالمختار ج۹ ص۵۳۵ پشاور، الفتاوی الھندیہ کتاب الاضحیۃ الباب الخامس ج۵ ص۲۹۸ پشاور، بدائع الصنائع کتاب التضحیہ ج۵ ص۷۶ کوئٹہ، بہار شریعت ج۳ ص۳۴۰ مطبوعہ کراچی

۲۔ الفتاوی الھندیہ ج۵ ص۲۹۸ مطبوعہ پشاور، ردالمحتار مع الدرالمختار ج۹ ص۵۳۷ مطبوعہ پشاور، بہار شریعت ج۳ ص۳۴۱ مطبوعہ کراچی

۳۔ قال الحاکم ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ ......المستدرک کتاب الاضاحی رقم الحدیث ۷۵۳۱ دار لکتب العلمیہ بیروت

شرقاء مقابلہ مدابرہ کی قربانی جائز:

اس حدیث شریف کی شرح میں امام اہل سنت فقیہ اعظم ھند الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہ القوی اور باقی فقہاء کرام لکھتے ہیں مگر مستحب یہ ہے کہ کان، آنکھ، ہاتھ، پاؤں بالکل سلامت ہوں (ترجمہ عربی عبارت) عالمگیری میں ہے قربانی شرقاء جائز ہے یہ وہ ہے جسکے کان لمبائی میں چرے ہوئے ہوں اور مقابلہ جائز ہے یہ وہ جائز ہے جس کے کان کا اگلا کچھ حصہ کٹا ہو لیکن جدا نہ ہو بلکہ لٹکا ہوا ہو۔اور مدابرہ جائز ہے یہ وہ جس کے کان کا پچھلا حصہ اسی طرح کٹا ہو یہ صفات بکری کی ہیں۔اور جو مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے شرقاء مقابلہ، مدابرہ اور خرقاء کی قربانی سے منع فرمایا ہے تو شرقاہ مقابلہ اور مدابرہ میں یہ نہی تنزیہہ پر محمول ہے الخ......(۱)

علامہ سید امین ابن عابدین شامی قدس سرہ النورانی متوفی ۱۲۵۲ ھ کی عبارت بلاترجمہ ملاحظہ ہو:

"وفی البدائع :وتجزئ الشرقاء مشقوقۃ الاذن طولا والخرقاء مثقوبۃ الاذن والمقابلۃ ماقطع من مقدم اذنھا شئی وترک معلقا والمدابرۃ ماقبل ذلک بمؤخر الاذن من الشاہ والنھی الوارد محمول علی الندب الخ"۔(۲)

۱۔ الفتاوی الرضویہ ج۲۰ ص۴۵۹ مطبوعہ لاھور، الفتاوی الھندیہ ج۵ ص۲۹۸ مطبوعہ پشاور

۲۔ ردالمحتار علی المختار کتاب الاضحیۃ ج۹ ص۵۳۸ مطبوعہ پشاور

Scanned by CamScanner

۱۱۔ **ناک کٹے ہوئے جانور کا حکم:**

جس جانور کی ناک کٹی ہوئی ہو اسکی قربانی جائز نہیں کیونکہ یہ ظاہر و فاحش عیب ہے ہاں اگر رسی ڈالنے کیلئے سوراخ کر لیا گیا ہو تو اسکی قربانی جائز ہے۔(۱)

اس سے قبل احادیث مبارکہ کی روشنی میں عیب دار جانوروں کی قربانی کی ممانعت کے مسائل بیان کیے گئے، چند مزید فقہائے کرام رحمہم اللہ کتب معتبرہ کی روشنی میں ملاحظہ ہوں۔

۱۲۔ **جس جانور کے دانت نہ ہوں اسکا حکم:**

جس جانور کے سارے دانت نہ ہوں یا اکثر دانت نہ ہوں اور چارہ کھانے کی بھی صلاحیت نہ رکھتا ہو تو اسکی قربانی جائز نہیں ......اور اگر وہ چارہ و گھاس کھانے کی صلاحیت رکھتا ہو تو اسکی قربانی ہے۔(۲)

۱۳۔ **پاگل جانور کا حکم:**

جس جانور کا جنون (پاگل پن) اس حد تک ہو کہ وہ گھاس بھی نہ کھا سکے تو اسکی قربانی جائز نہیں اگر چرنے سے مانع نہ ہو تو اسکی قربانی جائز ہے۔(۳)

---

۱. الفتاوی الھندیہ ج۵ ص۲۹۸ مطبوعہ پشاور، ردالمحتار مع المختار ج۹ ص۵۳۷ مطبوعہ پشاور، بہار شریعت ج۳ ص۳۴۱ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی

۲. الفتاوی الھندیہ کتاب الاضحیہ ج۵ ص۲۹۸ مطبوعہ پشاور، البنایہ شرح الھدایہ کتاب الاضحیۃ ج۱۲ ص۴۲ تفصیلی حوالے حاشیہ بہار شریعت میں ملاحظہ ہوں ج۳ ص۳۴۱ مطبوعہ کراچی

۳. بدائع الصنائع کتاب التضحیۃ ج۵ ص۷۵ مطبوعہ کوئٹہ، الفتاوی الھندیہ ج۵ ص۲۹۸ مطبوعہ پشاور، ردالمحتار ج۹ ص۵۳۵ مطبوعہ پشاور، بہار شریعت ج۳ ص۳۴۰ مطبوعہ کراچی

۱۴۔ **دم کٹے کا حکم:**

جس جانور کی دم یا چکی آدھی یا آدھی سے زیادہ کٹی ہوئی ہو اسکی قربانی جائز نہیں کیوں کہ (ظاہر و فاحش عیب ہے) اور جس جانور کی دم آدھے سے کم حصہ کٹی ہو یا دم سرے سے ہو ہی نہ یا ہو تو سہی لیکن چھوٹی ہو تو اسکی قربانی جائز ہے۔(۱)

۱۵۔ **زبان کٹے ہوئے جانور کا حکم:**

جس جانور کی زبان آدھی یا اس سے زیادہ (تیسرے حصے سے) کٹی ہوئی ہو تو اسکی قربانی جائز نہیں اس سے کم کٹی ہوئی ہو تو اسکی قربانی جائز ہے اسی طرح بعض آئمہ کے نزدیک اگر بکری کی زبان آدھی یا اس سے زیادہ کٹی ہوئی ہو اور چارہ آسانی کے ساتھ کھا سکتی ہو تو اسکی بھی قربانی جائز ہے اسلئے کہ گائے بھینس چارہ زبان سے لیتی ہیں اور بکری دانتوں سے۔(۲)

۱۶۔ **مجبوب کا حکم:**

مقطوع الذکر (مجبوب) کہ جو جماع کرنے پر قادر نہ ہو تو اس کی قربانی جائز ہے اسی طرح کھانسی والے جانور کی بھی قربانی جائز ہے۔(۳)

---

۱. الفتاوی الھندیہ کتاب الخامس ج۵ ص۲۹۷ مطبوعہ پشاور، ردالمحتار ج۹ ص۵۳۷ مطبوعہ پشاور، بہار شریعت ج۳ ص۳۴۱ مطبوعہ کراچی

۲. ردالمحتار علی الدر المختار کتاب الاضحیۃ ج۹ ص۵۳۸ مطبوعہ پشاور، وھکذا فی الفتاوی الھندیہ ج۵ ص۲۹۸ مطبوعہ پشاور

۳. الردالمحتار ج۹ ص۵۳۸ مطبوعہ پشاور

Scanned by CamScanner

۱۷۔ <u>خنثیٰ وجلالہ جانور کا حکم:</u>

خنثیٰ جانور کہ جس میں نر و مادہ دونوں کی علامتیں ہوں اسکی بھی قربانی جائز نہیں (کیوں کہ اسکا گوشت نہیں گلتا) اسی طرح جلالہ جانور کی جو صرف غلیظ (گندگی) ہی کھاتا ہو اسکی قربانی بھی جائز نہیں (کیونکہ نجاست کی وجہ سے اسکے گوشت میں بد بو پیدا ہو جاتی ہے) ہاں فقہا نے جو میعاد معین کی ہے اتنے دن ان جانورں کو باندھا جائے اور چارہ وغیرہ کھلایا جائے اور اسکے گوشت سے بد بو گندگی ختم ہو جائے تو اسکی قربانی جائز ہے اونٹ چالیس دن گائے بیس اور بکری دس دن باندھی جائے (تا کہ گندگی نہ کھائیں)۔(۱)

نوٹ: خصی جانور کی قربانی جائز بلکہ افضل ہے جیسا کہ پہلے حدیث شریف ذکر کی گئی ہے۔

۱۸۔ قربانی کرتے وقت جانور اچھلا کودا جسکی وجہ سے عیب پیدا ہو گیا، یہ عیب مضر نہیں یعنی قربانی ہو جائے گی اور اگر اچھلنے کودنے سے عیب پیدا ہو گیا اور وہ چھوٹ کر بھاگ گیا اور فوراً پکڑ لایا گیا۔ اور ذبح کر دیا گیا جب بھی قربانی ہو جائے گی۔(۲)

۱۔ الردالمحتار علی الدرالمختار کتاب الاضحیة ج۹ص۵۳۸مطبوعه پشاور ،الفتاوی الهندیه ج۵ ص۲۹۹،۲۹۸مطبوعه پشاور ،فتاوی قاضی خان کتاب الاضحیة ،بهار شریعت ج۳ص۳۴۱مطبوعه کراچی

۲۔ ردالمحتارج۹ ص۵۳۹ ،بهارشریعت ج۳ص۳۴۲مطبوعه کراچی

قربانی کے جانوروں کو ذبح کرنے کا بیان

۱۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فکلوا مماذکراسم الله علیه ان کنتم بایٰته مؤمنین"۔(۱)

کھاؤ اسمیں سے جس پر اللہ (عزوجل) کا نام لیا گیا اگر تم اسکی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو۔

<u>**احادیث نبویہ کی روشنی میں ذبح کرنیکا طریقہ:**</u>

۲۔ ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

"ان النبی ﷺ قال :ضحوا وطیبوا بها انفسکم فانه لیس من مسلم یوجه ضحیته الی القبلة الا کان دمها وفرثها وصوفها حسنات محضرات فی میزانه یوم القیمة"۔(۲)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا قربانی کیا کرو اور اسکے ذریعہ اپنے آپ کو پاک کیا کرو کیونکہ جب کوئی مسلمان اپنی قربانی کا رخ (ذبح کیلئے) قبلہ کی طرف کرتا ہے تو اسکا خون، گوبر اور اون قیامت کے دن اس قربانی کرنے والے کے میزان میں نیکیوں کی صورت میں حاضر کیے جائیں گے۔

۳۔ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ان الله کتب الاحسان علی کل شیئ فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبح ولیحد احدکم شفرته فلیرح ذبیحته"۔(۳)

۱۔ سورة الانعام آیت ۱۱۸

۲۔ مصنف عبدالرزاق کتاب المناسك باب فصل الضحایا والهدی رقم الحدیث ۸۱۶۷ مطبوعه بیروت

۳۔ الجامع الصحیح للمسلم کتاب الصید والذبائح رقم الحدیث ۵۰۵۵ ص ۱۰۲۷ مطبوعه سعودیه

Scanned by CamScanner

اللہ تعالیٰ نے ہر شی پر نیکی کرنا لکھ دیا ہے لہذا جب تم کسی قتل کرو (سزا کے طور پر) تو اچھے طریقہ سے قتل کرو اور جب تم کسی جانور کو ذبح کرو تو اچھے طریقہ سے ذبح کرو اور چاہیے کہ جو کوئی تم میں سے ذبح کرے وہ اپنی چھری تیز کر لے اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچائے۔

۴۔ **نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مبارک:**

"ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یضحی بکبشین املحین اقرنین ویضع رجله علی صفحتهما ویذبحهما بیده "۔(۱)

نبی کریم اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو سفید وسیاہ رنگ، بڑے سنگیوں والے مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے تھے اور پاؤں مبارک کو ان کے دونوں جانب رکھ لیتے اور اپنے دست مبارک سے ذبح فرماتے تھے۔

احادیث مبارکہ سے حاصل ہونے والے فوائد:

۱۔ قربانی کا جانور ہو یا اس کے علاوہ کوئی بھی حلال جانور اسکو ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ ہی نام لینا چاہیے، یعنی بسم اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرنا چاہیے۔

۲۔ جانور کو ذبح کرنے سے پہلے چھری تیز کر لینا چاہیے، تا کہ ذابح (ذبح کرنے والا) اپنی طرف سے اسے راحت پہنچائے تکلیف نہ دے، کیوں کہ حدیث شریف میں آتا ہے۔

"من رحم ذبحة رحمه الله یوم القیمه"۔

۱۔ الجامع الصحیح للبخاری کتاب الاضاحی رقم الحدیث ۵۵۶۴ ص ۴۷۸ مطبوعه سعودیه، صحیح بخاری شریف کی دوسری روایت بسم اللہ اللہ اکبر پڑھنے کا ذکر بھی ہے یسمی ویکبر الجامع الصحیح رقم الحدیث ۵۵۵۸ ص ۴۷۸ مطبوعه سعودیه

جس نے اپنے ذبیحہ پر رحم کیا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم کریگا۔(۱)

۳۔ بہتر یہی ہے قربانی کا جانور خود اپنے ہاتھ ذبح کرے اگر خود ذبح کرنا نہیں جانتا تو کسی سنی صحیح العقیدہ مسلمان سے ذبح کرائے۔

۴۔ سنت یہی ہے کہ جانور کو ذبح کرتے والے کا رخ بھی قبلہ شریف کی طرف ہو ذبیحہ کا رخ بھی۔

مسئلہ نمبرا:

شریعت کی اصطلاح میں جانور کے حلال کرنے کو ذکاۃ یا تذکیہ کہا جاتا ہے۔

ذکاۃ شرعیہ دو قسم ہے اختیاری اور اضطراری ذکاۃ اختیاری کی دو قسمیں ہیں ذبح اور نحر، ذکاۃ اضطراری یہ ہے کہ جانور کے بدن میں کسی جگہ نیزہ وغیرہ بھونک کر خون نکال دیا جائے اس سے مخصوص صورتوں میں جانور حلال ہوتا ہے.................حلق کے آخری حصہ میں نیزہ وغیرہ بھونک کر رگیں کاٹ دینے کو نحر کہتے ہیں۔

ذبح کی جگہ حلق اور لبہ کے مابین ہے لبہ سینہ کے بالائی حصہ کو کہتے ہیں اونٹ کو نحر کرنا اور گائے بکری وغیرہ کو ذبح کرنا سنت ہے اگر اسکا عکس کیا یعنی اونٹ کو ذبح کیا اور گائے وغیرہ کو نحر کیا تو جانور اس صورت میں بھی حلال ہو جائے گا مگر ایسا کرنا مکروہ ہے کہ سنت کے خلاف ہے۔(۲)

۱۔ المعجم الکبیر رقم الحدیث ۷۹۱۳ عن ابی امامه

۲۔ الفتاوی الهندیه کتاب الذبح الباب الاول ،بادنی تغیر ج۵ ص ۲۸۵ پشاور، ردالمحتار ج۹ ص ۴۹۱ پشاور، بهارشریعت ج۳ ص ۳۱۲ کراچی)

Scanned by CamScanner

مسئلہ نمبر۲:

جو رگیں ذبح میں کاٹی جاتی ہیں وہ چار ہیں:

۱۔ حلقوم یہ وہ ہے جس میں سانس آتی ہے۔

۲۔ مری اس سے کھانا پانی اُترتا ہے

۳،۴۔ ان دونوں کے اغل بغل اور دو رگیں ہیں جن میں خون کی روانی ہے ان کو ودجین کہتے ہیں۔(۱)

مسئلہ نمبر۳:

ذبح کی چار رگوں میں سے تین کا کٹ جانا کافی ہے یعنی اس صورت میں بھی حلال ہو جائے گا کہ اکثر کیلئے وہی حکم ہے کل کیلئے ہے اور اگر چاروں میں سے ہر ایک کا اکثر حصہ کٹ جائے گا جب بھی حلال ہو جائے گا اور اگر آدھی آدھی ہر رگ کٹ گئی اور آدھی باقی ہے تو حلال نہیں۔(۲)

چند تنبیہات:

۱۔ ذبح کرنے میں قصداً بسم اللہ نہ کہی جانور حرام ہے اور اگر بھول کر ایسا ہوا تو حلال ہے۔(۳)

---

۱. الدر المحتار کتاب الذبائح ج۹ص۴۹۱،۴۹۳پشاور،بہار شریعت

۲. الفتاوی الهندیه ج۵ص۳۱۳کراچی،بہار شریعت ج۳ص۳۱۳کراچی

۳. هدایة شریف ج۴لاهور،بہار شریعت ج۳ص۳۱۴کراچی

۲۔ اونٹ کو کھڑا کر کے اسطرح نحر (ذبح) کیا جائے کہ اسکا اگلا بایاں پاؤں بندھا ہو اگر اونٹ کو بیٹھا کر ذبح کیا جائے تو بھی جائز ہے البتہ گائے اور بکری کو لٹا کر ذبح کیا جائے۔(۱)

۳۔ عوام میں یہ مشہور ہے کہ اونٹ کو تین جگہ سے ذبح کیا جاتا ہے غلط ہے اور یوں کرنا مکروہ ہے بلا فائدہ ایذا دینا ہے۔(۲)

۴۔ بسم اللہ کی (ہ) کو ظاہر کرنا چاہیے اگر ظاہر نہ کی جیسا کہ بعض عوام اسکا تلفظ اسی طرح کرتے ہیں کہ (ہ) ظاہر نہیں ہوتی اور مقصود اللہ کا نام ذکر کرنا ہے تو جانور حلال ہے اور اگر یہ مقصود نہ ہو اور (ہ) کا چھوڑنا ہی مقصود ہو تو حلال نہیں۔(۳)

---

۱. تفسیر احکام القرآن منقول از تفسیرات احمدیه ،روح المعالی مظهری وغیره ج۸ ص۲۲۶لاهور

۲. بہار شریعت ج۳ص۳۱۲کراچی

۳. الفتاوی السراجیه ص۳۸۱مکتبه حقالیه پشاور،ردالمحتار ج۹ص۵۰۳پشاور،بہار شریعت ج۳ص ۳۱۷ کراچی

Scanned by CamScanner

قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کا طریقہ ودعا

قربانی کے جانور کو بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ اسکا منہ قبلہ کی طرف ہو اور اپنا داہنا پاؤں اس کے پہلو پر رکھیں اور ذبح سے پہلے یہ دعا پڑھیں:

"اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ لَكَ وَمِنْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ ...."۔(۱)

اسے پڑھ کر ذبح کرے قربانی اپنی طرف سے ہو تو ذبح کے بعد یہ دعا پڑھے۔

"اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِكَ اِبْرَاهِیْمَ وَحَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ"۔(۲)

---

۱. سنن ابی داؤد رقم الحدیث ۲۷۹۵ ص ۴۳۲ مطبوعه سعودیه ،مشکوۃ المصابیح ج۱ ص ۱۳۰ مطبوعه مکتبه رحمانیه لاهور

۲. بهار شریعت ج۳ ص ۳۵۲ کراچی

بد مذہب کے ذبیحہ کا حکم

مشرک اور وہابی، مرتد، دہریہ، نیچری کا ذبیحہ حرام و مردار ہے۔(۱)

امام اہلسنت قامع شرکت و بدعت قاطع رافضیت ونیچریت ماحی مرزائیت وہابیت حامی سنت بحر العلوم کاشف سر المکتوم فخر الفقہاء والمتکلمین امام الواصلین قدوۃ السالکین استاذ العرب والعجم مقبول بارگاہ سید عالم اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت سیدی وسندی الشاہ الامام احمد رضا خان فاضل بریلوی نور اللہ تربتہ بنورہ الجلی والخفی سے بدمذہب کے ذبیحہ کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے جواب ارشاد فرمایا:

سوال: مسئلہ نمبر ۹۴:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ شیعہ کے یہاں کا ذبح کرا کھانا، دیگر جسکا عقیدہ درست نہ ہو اسکا ذبیحہ کھانا کیسا ہے؟ بینوا توجروا

الجواب: آج کل کے رافضی تبرائی علی العموم کافر مرتد ہیں، شاید ان میں گنتی کے ایسے نکلیں جو اسلام سے کچھ حصہ رکھتے ہوں، ان کا عام عقیدہ یہ ہے کہ یہ قرآن شریف جو بحمد اللہ تعالیٰ ہمارے ہاتھوں میں موجود ہے یہ نبی ﷺ کے بعد پورا نہ رہا اسی میں سے کچھ پارے یا سورتیں یا آیتیں صحابہ کرام یا اور اہل سنت نے معاذ اللہ کم کر دیں اور یہ بھی ان کے چھوٹے بڑے سب مانتے ہیں کہ حضرت مولا علی و دیگر ائمہ اطہار کرم اللہ تعالیٰ وجوھھم اگلے انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل تھے یہ دونوں عقیدے خالص کفر ہیں جو شخص قرآن مجید سے ایک

---

۱. انوار الحدیث ص ۳۱۵ مطبوعہ لاہور

Scanned by CamScanner

حرف، ایک نقطہ کی نسبت ادنی احتمال کے طور پر کہے کہ شاید کسی نے گھٹا دیا یا بڑھا دیا یا بدل دیا ہو وہ کافر ہے اور قرآن عظیم کا منکر، یونہی جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل بتائے وہ بھی کافر اور جبکہ ان اشقیاء نے باوصف ادعائے اسلام عقائدِ کفر اختیار کیے تو مرتد ہوئے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

"ھولاء القوم خارجون عن ملة الاسلام واحکامھم احکام المرتدین"۔(۱)

یہ قوم ملت اسلامیہ سے خارج ہے ان کے احکام مرتدین والے ہیں اور مرتد کے ہاتھ کا ذبیحہ نرا حرام و مردار سوئر کی مانند ہے اگرچہ اس نے لاکھ تکبیریں پڑھ کر ذبح کیا ہو۔

درالمختار میں ہے:

"لاتحل ذبیحة غیر کتابی من وثنی ومجوسی ومرتد"۔(۲)

غیر کتابی کا ذبیحہ حلال نہیں خواہ وہ بت پرست ہو مجوسی ہو یا مرتد ہو۔

اسی طرح جس بدمذھب کا عقیدہ حد کفر تک پہنچا ہو جیسے نیچری کی وجود ملائکہ و وجودِ جن و وجود شیطان و وجودِ آسمان و صحت معجزاتِ انبیاء کرام علیہم السلام و حشر و نشر و جنت و نار بطور عقائدِ اسلام وغیرہا بہت ضروریات دینیہ سے منکر ہیں۔

یونہی وہ وہابی کہ حضور پرنور سید عالم ﷺ کے مثل سات یا چھ یا دو یا ایک خاتم النبیین کسی طبقہ زمین میں بھی موجود مانے یا ہمارے نبی ﷺ کے بعد کسی اور کو نبوت ملنی

۱. فتاوی ھندیه ج۲ص ۲۶۴
۲. درمختار ج۲ص ۲۲۸

جائز جانے اور اسے آیہ وخاتم النبیین کے مخالف نہ سمجھے، یا نبی ﷺ کی نسبت یا ناپاک کلمہ لکھے کہ مر کر مٹی میں مل گئے وعلی ھذا القیاس جو بدمذھب ضروریات دین اسلام میں سے کسی عقیدہ کا منکر ہو یا اس میں شک کرے یا تاویلیں گھڑے باجماعِ تمام علمائے اسلام وہ سب کے سب کافر و مرتد ہیں۔

اگرچہ کے سامنے کلمہ، نماز، قرآن پڑھے روزہ رکھے اپنے آپ کو سچا پکا مسلمان جتائے ہوں کہ جب وہ ضروریاتِ اسلام کے منکر ہوئے تو انہوں نے خدا اور رسول و قرآن کو صاف صاف جھٹلایا، پھر یہ جھوٹے طور پر کلمہ وغیرہ کیا نفع دے سکتا ہے، نبی ﷺ کے زمانہ میں بھی منافق لوگ کلمہ و نماز پڑھتے اور اپنے آپ کو قسمیں کھا کھا کر مسلمان بتاتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کی ایک نہ سنی اور صاف فرمایا:

"واللہ یشھد ان المنافقین لکذبون"۔(۱)

اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ لوگ نرا جھوٹا دعوی اسلام کرتے ہیں۔(۲)

خاص ایسے لوگوں کے کفر میں ہرگز شک نہ کیا جائے کہ جو ان کے عقیدہ پر مطلع ہو کر پھر سمجھ بوجھ کر ان کے کفر میں شک کرے وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔ درمختار میں ہے:

"من شك فی کفرہ وعذابه فقد کفر وامّا ارتدادھم فھو الصحیح الثابت المنصوص علیه کما اوضحناہ بتوفیق الله تعالیٰ فی السیر من فتاوٰنا وفی رسالتنا "المقالة المسفرة عن احکام البدعة المکفرة"۔

۱. سورة المنٰفقون
۲. کنز الایمان

Scanned by CamScanner

جوان کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ کافر ہے لیکن ان کا ارتداد تو صحیح ثابت اور منصوص علیہ ہے جیسا کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اپنے رسالہ "المقالۃ المسفرۃ عن احکام البدعۃ المکفرۃ" میں بیان کیا ہے۔

اس قسم کے ہر بدمذہب کا ذبیحہ مردار وحرام، ان کے ساتھ نکاح حرام وباطل ومحض زنا، ان کے ساتھ کھانا پینا، بیٹھنا اٹھنا، ملنا جلنا، کوئی برتاؤ مسلمان کا سا کرنا ہرگز ہرگز کسی طرح جائز نہیں، ہاں جو بدمذہب دین اسلام کی ضروری باتوں سے کسی بات میں شک نہ کرتا ہو، صرف ان سے نیچے درجہ کے عقیدوں میں مخالف ہو، جیسے رافضیوں میں تفضیلی، یا وہابیوں میں اسحاقی وغیرھم، وہ اگرچہ گمراہ ہے کافر نہیں اسکے ہاتھ کا ذبیحہ حلال ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔(۱)

چند مزید گمراہ فرقوں کے ذبیحہ کا حکم:

امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں قادیانی صریح مرتد ہیں ان کا ذبیحہ قطعی مردار ہے۔(۲)

دیوبندی کا ذبیحہ مردار ہے اور دیوبندی کا بھیجا ہوا گوشت اگرچہ مسلمان کا لایا ہوا ہو مردار ہے۔(۳)

۱. الفتاوی الرضویہ ج۲۰ ص۲۴۶ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن
۲. الفتاوی الرضویہ ج۲۰ ص۲۴۹ مطبوعہ لاہور
۳. الفتاوی الرضویہ ج۲۰ ص۲۴۹ مطبوعہ لاہور

بوہرے کہ اسماعیلی رافضی ہیں ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے اور ان کے یہاں کا گوشت پکا ہوا بھی حرام ہے۔(۱)

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے وہابی کافر مرتد ہیں اور ان کا ذبح کیا ہوا جانور مردار ہے۔(۲)

مذکورہ کے ذبیحہ کے مردار ہونے کی تفصیل دیکھیے: فتاوی نظامیہ ص۱۹۷ مطبوعہ اشاعت القرآن لاہور فتاوی فیض الرسول ج۲ ص۴۲۷ مطبوعہ لاہور۔

۱. الفتاوی الرضویہ ج۲۰ ص۲۵۰ رضا فاؤنڈیشن لاہور
۲. سیوف المقلدین ص۱۸، ۱۹ مطبوعہ شرقپور

Scanned by CamScanner

ذبح شدہ حلال جانوروں میں ممنوع وناجائز چیزیں

ذبحہ شدہ حلال کے تمام اجزاء حلال ہیں سوائے چند اشیاء کے وہ درجہ ذیل ہیں سات چیزوں کی ممانعت حدیث شریف میں آئی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

" کان رسول اللہ ﷺ یکرہ من الشاۃ سبعا المرارۃ والمثانۃ والحیاء والذکر والانثیین والغدۃ والدم "۔(۱)

حضور علیہ الصلوۃ والسلام بکری کی سات چیزوں کو مکروہ فرماتے تھے سات یہ ہیں مرارہ (پتہ)، مثانہ، حیاء (شرمگاہ) ذکر، خصیے، غدود اور خون۔

وضاحت :

مرارہ یعنی پتہ، مثانہ یعنی پھکنا، حیا یعنی مادہ کی شرمگاہ ذکر یعنی نر کی شرمگاہ انثیین دونوں خصیے یعنی کپورے غدہ یعنی غدود دم یعنی خون جاری۔(۲)

<u>حلال جانور میں کل بائیس اشیاء ممنوع ومکروہ ہیں:</u>

امام اہل سنت فقیہ اعظم ہند مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل قدس سرہ القوی ارشاد فرماتے ہیں، حلال جانور کے سب اجزاء حلال ہیں مگر بعض کے حرام یا ممنوع یا مکروہ ہیں:

۱۔ رگوں کا خون ۲۔ پتہ

۱۔ ترجمہ رضویہ ،المعجم الاوسط رقم الحدیث۹۴۸۰ مطبوعہ قاہرہ، کتاب الاثار رقم الحدیث۸۱۱ ص۳۵۸ مطبوعہ الرحیم اکیڈمی کراچی

۲۔ القاء الجنان ص۲ مطبوعہ شرقپور

۳۔ پھکنا ۴،۵۔ علامات مادہ ونر

۶۔ بیضے ۷۔ غدود

۸۔ حرام مغز

۹۔ گردن کے دو پٹھے کہ شانوں تک کھنچے ہوتے ہیں۔

۱۰۔ جگر کا خون ۱۱۔ تلی کا خون

۱۲۔ گوشت کا خون کہ بعد ذبح گوشت سے نکلتا ہے۔

۱۳۔ دل کا خون ۱۴۔ پت وہ زرد پانی کہ پتے میں ہوتا ہے۔

۱۵۔ ناک کی رطوبت کہ بھیڑ میں اکثر ہوتی ہے۔

۱۶۔ پاخانہ کا مقام ۱۷۔ اجھڑی (کرش)

۱۸۔ آنتیں ۱۹۔ نطفہ

۲۰۔ وہ نطفہ کہ خون ہوگیا۔ ۲۱۔ وہ کہ گوشت کا لوتھڑا ہوگیا

۲۲۔ وہ کہ پورا جانور بن گیا اور مردہ نکلا یا بے ذبح مرگیا۔(۱)

امام اہلسنت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اوجھڑی اور آنتوں وغیرہ کی کراہیت کو بیان کرتے لکھتے ہیں۔اب فقیر متوکلاً علی اللہ تعالیٰ کوئی محلِ شک نہیں جانتا کہ (۱۷) دبر، یعنی پاخانے کا مقام (۱۸) کرش یعنی اوجھڑی (۱۹) امعاء یعنی آنتیں بھی اس حکم کراہیت میں داخل ہیں بے شک ذکر فرج وذکر سے اور کرش وامعاء مثانہ سے اگر خباثت میں زائد نہیں تو کسی طرح کم بھی نہیں۔(۲)

۱۔ الفتاوی الرضویۃ ج۲۰ص۲۴۰ ۲۴۱ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور انوار الحدیث ص۳۳۹ القاء الجنان ص۲ . ۳ مطبوعہ شرقپور فتاوی فیض الرسول ج۲ص ۴۳۴ مطبوعہ لاہور فتاوی سلطانیہ ص۱۹۲ جماعت غوثیہ مجدد اشاعت پاکستان

۲۔ الفتاوی الرضویۃ ج۲۰ص۲۳۸ مطبوعہ لاہور

Scanned by CamScanner

پاک وہند کے ان مفتیان کرام نے بھی اوجھڑی اور آنتوں وغیرہ کے کھانے کو مکروہ تحریمی قرار دیا۔ (لہذا مسلمان بھائیوں کو ان مفتیان کرام رحمہم اللہ کے فتاوی پر عمل کرنا چاہیے اوران چیزوں کے کھانے سے بچنا چاہیے)۔

۱۔ شہزادہ اعلی حضرت مفتی اعظم ہند شاہ مصطفٰی رضا خان قادری برکاتی۔
۲۔ غازی ملت علامہ مفتی محمد محبوب علی خان رضوی لکھنوی۔
۳۔ فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی۔
۴۔ فقیہ اعظم ہند مفتی شریف الحق امجدی۔
۵۔ علامہ سید محمد افضل حسین شاہ بریلی شریف۔
۶۔ حضرت علامہ مفتی بدرالدین قادری رضوی براؤں شریف۔
۷۔ حضرت علامہ مفتی قاضی عبدالرحیم منظر اسلام بریلی شریف رحمہم اللہ۔

تفصیل دیکھیے: اتقاء الجنان ص ۲یا۱۱ مطبوعہ شرق پور، فتاوی فیض الرسول ج ۲ ص ۴۳۲ تا ۴۳۵ مطبوعہ شبیر برادر لاہور۔

قربانی کے گوشت کے احکام

قربانی کرنے سے مقصود (رضائے الٰہی ہو) کیوں کہ قربانی کا گوشت وغیرہ بارگاہ خداوندی میں نہیں پہنچتا بلکہ بندہ مومن کا اخلاص وللّٰہیت بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوتا ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"لن ینال اللہ لحومھا ولادماؤھا ولکن ینالہ التقوی منکم"۔(۱)

اللہ تعالیٰ کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں نہ ان کے خون ہاں تمہاری پرہیز گاری اس تک باریاب ہوتی ہے۔(۲)

قربانی کرنے سے بندے کا گوشت حاصل کرنا مقصود نہ ہو گرنہ قربانی نہ ہوگی کہ اس نے گوشت کے لیئے قربانی کی کماسبق تفصیلہ، حکم یہی ہے کہ قربانی کا گوشت خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"فکلوا منھا واطعموا البائس الفقیر"۔(۳)

تو ان میں سے خود کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو کھلاؤ۔(۴)

---

۱. سورۃ الحج آیت ۳۷
۲. کنز الایمان
۳. سورۃ الحج آیت ۲۸
۴. کنز الایمان

ایک طویل حدیث حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے گوشت کے متعلق ارشاد فرمایا:

"فکلوا وادخروا وتصدقوا"۔(۱)

پس قربانی کے گوشت تم خود کھاؤ ذخیرہ کرو اور صدقہ کرو۔

مسئلہ : قربانی کا گوشت خود بھی کھا سکتا ہے اور دوسرے شخص یا فقیر کو دے سکتا ہے بلکہ اس میں سے کچھ کھا لینا قربانی کرنے والے کیلئے مستحب ہے۔ بہتر یہ ہے کہ تین حصے کرے ایک حصہ فقراء کیلئے اور ایک حصہ دوست احباب کیلئے اور ایک حصہ اپنے گھر والوں کیلئے ایک تہائی سے کم صدقہ نہ کرے اور کل کو صدقہ کر دینا بھی جائز ہے اور کل گھر ہی رکھے یہ بھی جائز ہے تین دن سے زائد اپنے اور گھر والوں کے کھانے کیلئے رکھ لینا بھی جائز ہے اور بعض حدیثوں میں جو اس کی ممانعت ہے وہ منسوخ ہے الخ......(۲)

مسئلہ : شرکت میں گائے کی قربانی ہوئی تو ضروری ہے کہ وزن کر کے تقسیم کیا جائے اندازہ سے تقسیم نہ ہو کیوں کہ ہوسکتا ہے کہ کسی کو زائد یا کم ملے اور یہ ناجائز ہے یہاں یہ ناجائز ہے یہاں یہ خیال نہ کیا جائے کہ کم وبیش ہوگا تو ہر ایک کو دوسرے کیلئے جائز کر دے گا کہہ دے گا اگر کسی کو زائد پہنچ گیا ہے تو معاف کیا کہ یہاں عدم جواز حق شرعی ہے اور ان کو اس کے معاف کرنے کا حق نہیں۔(۳)

---

۱. الجامع الصحیح للمسلم بالفاظ مختلفة کتاب الصیدو الذبائح رقم الحدیث ۵۱۰۳ ص۱۰۲۹ مطبوعه سعودیه سنن ابی داؤد باب جیس لحوم الاضاحی رقم الحدیث ۲۸۱۲ ص ۱۳۳۳ مطبوعه سعودیه .

۲. الفتاوی الهندیه کتاب الاضحیة ج۵ ص۳۰۰ پشاور، بهار شریعت ج۳ ص ۳۴۵ کراچی، الفتاوی الرضویه ج۲۰ ص ۴۸۴ لاهور .

۳. ردالمختار مع الدر المختار ج۹ ص۵۲۷ پشاور، بهار شریعت ج۳ ص ۳۳۵، ۳۳۶ مطبوعه کراچی، تفصیل دیکھئے فتاوی فیض الرسول ج۲ ص۴۶۷ مطبوعه لاهور

مسئلہ : قربانی کا گوشت کافر کو دینا شرعاً جائز نہیں اور اگر کسی نے دے دیا تو گنہگار ہے توبہ کرے اور قربانی ہو جائے گی یعنی کافر کو گوشت دینے کے سبب قربانی کا اعادہ کرنا واجب نہیں۔(۱)

قربانی اگر فقیر نے کی ہو اس کا گوشت کسی کافر کو دینا جائز نہیں، اگر دے گا تو اتنے گوشت کا تاوان دینا لازم ہوگا اور اگر غنی نے کی تو ذبح کرنے سے اسکا واجب ہوگیا گوشت کا اسے اختیار ہے مگر مستحب یہ ہے کہ اسکے تین حصے کرلے الخ......(۲)

---

۱. فتاوی فیض الرسول ج۲ ص۴۵۷ مطبوعه لاهور ایضاً بهار شریعت ج۳ ص۳۴۵ کراچی

۲. الفتاوی الرضویه ج۲۰ ص۴۵۶ مطبوعه لاهور تفصیل دیکھئے فتاوی نظامیه ص ۷۹۴ مطبوعه لاهور

Scanned by CamScanner

قربانی کی کھال کے احکام

قربانی کی کھال وگوشت کاحکم ایک ہی ہے کھال اپنے استعمال میں بھی لاسکتے ہیں اور صدقہ بھی کرسکتے ہیں حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"امرنی رسول اللہ ﷺ ان اقوم علی بدنہ وان اتصدق بلحمہا وجلودہا واجلتہا وان لا اعطی الجزار منہا قال نحن نعطیہ من عندنا"۔(۱)

رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا یہ کہ میں قربانی کے جانور کے قریب کھڑا ہوکر قربانی کے جانوروں کا گوشت اور کھالیں صدقہ کروں اور انکی رسیوں کو تقسیم کروں اور مجھے حکم دیا کہ میں ان میں سے قصاب کو کچھ نہ دوں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم قصاب کو اپنی طرف سے اجرت دیتے۔

ذکر کردہ حدیث شریف سے حاصل ہونے والے فوائد:

۱۔ قربانی کے گوشت چمڑے وغیرہ کا ایک ہی حکم ہے لہذا قربانی کے گوشت وچمڑے وغیرہ میں سے کوئی چیز ذبح کرنے والے اور قصاب کو بطور اجرت نہیں دی جاسکتی۔(۲)

۱۔ الجامع الصحیح للمسلم کتاب الحج باب فی الصدقۃ بلحوم الھدی وجلودھا وجلالھا رقم الحدیث ۳۱۸۰ ص۸۹۶ مطبوعہ سعودیہ ،مسند الامام احمد رقم الحدیث ۵۹۳ مطبوعہ شاملہ

۲۔ بہار شریعت ج۳ ص۳۴۶ مطبوعہ کراچی ،مرکزی فتاوی دار العلوم حزب الاحناف السید ابو البرکات احمد قادری علیہ الرحمہ ص۱۲۶ مطبوعہ دار العلوم حزب الاحناف لاہور

۲۔ قربانی کا چمڑا اور اسکی جھول اور رسی اور اسکے گلے میں ہار ڈالا ہے وہ ہار اور ان سب چیزوں کو صدقہ کردے قربانی کے چمڑے کو خود بھی اپنے کام میں لاسکتا ہے یعنی اسکو باقی رکھتے ہوئے اپنے کسی کام میں لاسکتا ہے، مثلاً اسکی جانماز بنائے چلنی (آٹا چھاننے کا آلہ) تھیلی، مشکیزہ، دسترخوان، ڈول وغیرہ بنائے یا کتابوں کی جلدوں میں لگائے یہ سب کرسکتا ہے الخ......(۱)

مدارس میں کھال دینے کے متعلق امام اہل سنت کا فتوی:

مدارس کے اندر کھال وچمڑا دینا جائز ہے لیکن صرف وہ مدارس جو اہلسنت کے ہوں اور انکے اندر صرف دینی تعلیم دی جاتی ہو جہاں انگریزی تعلیم یا اسکے علاوہ کوئی دنیاوی مغربی تعلیم دی جاتی ہو ان مدارس میں چمڑا و کھالیں نہ دیئے جائیں اسی طرح مدارس وہابیہ دیابنہ میں بھی جائز نہیں (کما قال امام اھل سنۃ) امام اہلسنت سید العلماء مجدد اعظم مفتی وفقیہ اعظم ہند الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

مرغ کی قربانی مکروہ وتشبہ بالمجوس ہے نہ اس سے واجب اضحیہ ادا ہوسکتا ہے اور جائز قربانی شرعی وہ (دیہات والے) صبح ہی کرسکتے ہیں کہ ان پر نماز عید نہیں اجرت جزار میں اسکی قیمت دینا جائز نہیں کہ تمول ہے اور قربانی سے تمول ناجائز۔ اس چمڑے کا یہی حکم ہے جو اصل کا ہے کہ ادخار وابتجار دونوں جائز ہیں خواہ اسکی مشق بنوالے یا کتابوں کی جلدیں یا اسے مسجد یا مدرسہ دینیہ اہل سنت میں دے دے الخ......(۲)

۱۔ الدر المختار کتاب الاضحیۃ ج۹ ص۵۴۳ مطبوعہ پشاور، بہار شریعت ج۳ ص۳۴۵، ۳۴۶ مطبوعہ کراچی

۲۔ الفتاوی الرضویہ ج۲۰ ص۵۶۰ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور

Scanned by CamScanner

دوسرے مقام پر ارشاد فرماتے ہیں۔مقاصد کے عام الفاظ ہمیشہ دل خوش کن ہوتے ہیں اگر یہ انجمن حقیقتاً اہل سنت کی ہے جنکے عقائد وہابیت و دیوبندیت وغیرہا ضلالت سے پاک ہیں اور بچوں کو اسی مذہب حق کے مطابق تعلیم ہوتی ہے تو بے شک چرم قربانی اسمیں صرف کرنے کو دیا جاسکتا ہے الخ......(۱)

امام اہل سنت مزید ایک اور مقام پر ارشاد فرماتے ہیں، مصرف قربانی میں تین باتیں حدیث میں ارشاد ہوئی ہیں:

”کلوا وادخروا وائتجروا“۔(۲)

کھاؤ اور ذخیرہ رکھو اور ثواب کا کام کرو۔

انگریزی پڑھنا بے شک کوئی بات ثواب نہیں اگر یہ احتیاط ہو سکے کہ اسکے دام صرف قرآن مجید و علم دین کی تعلیم میں صرف کیے جائیں تو دے سکتے ہیں ورنہ نہیں۔واللہ تعالٰی اعلم۔(۳)

امام اہل سنت رضی اللہ عنہ کے ذکر کردہ فتاوی مبارکہ کا خلاصہ وما حصل!

۱۔ چرم قربانی ان مدارس میں دیئے جاسکتے ہیں کہ جو مدارس دینیہ خالص مذہب حق اہل سنت وجماعت کے ہیں۔ان کے علاوہ وہ مدارس جو وہابیوں دیوبندیوں کے ہوں یا جن میں دنیاوی تعلیم انگریزی وغیرہ دی جاتی ہو تو امام اہلسنت کے فتوی مبارکہ کی روشنی میں ان ذکر کردہ مدارس میں چرم قربانی دینا جائز نہیں اور دور حاضر میں شاید ہی کوئی ایسا مدرسہ ہو جو دنیاوی انگریزی تعلیم سے خالی ہو اسے جائز نہ سمجھتا

۱. الفتاوی الرضویہ ج۲۰ ص۵۰۳ مطبوعہ لاہور
۲. سنن ابی داؤد
۳. الفتاوی الرضویہ ج۲۰ ص۵۰۶ مطبوعہ لاہور

ہو۔قربانی کرنیوالے مسلمان بھائیوں کو اس مسئلہ میں خاص احتیاط سے کام لینا چاہیے۔

(۲) سنی وہی لوگ ہیں جو ضروریات مذہب اہل سنت کو ماننے کے ساتھ ساتھ امام اہل سنت رضی اللہ عنہ اور باقی آئمہ دین کی بیان کردہ سنیت کی نشانیوں پر مکمل اترتے ہیں امام اہل سنت رضی اللہ عنہ نے جو فتاوی رضویہ ج۲۹،۱۴اص۶۱۵ میں جو سنیت کی نشانیاں بیان فرمائی ہیں جو ان پر مکمل کاربند ہیں وہ تو اہل سنت ہیں لیکن شومی قسمت یہ کہ موجودہ دور کے ہزاروں مدارس و مولوی حضرات امام اہل سنت کی بیان کردہ سنیت کی پہلی نشانی ”سرسید احمد خان علی گڑھی اور اسکے متبعین سب کفار ہیں“۔(۱) سے فیل ہوجاتے ہیں۔تو پھر انہیں چرم قربانی دینے اور بقیہ زکوۃ صدقات واجبہ دینے کا کیا جواز و کیا معنی ہے اور انکا اوپر سے اہلسنت کہلانا چہ معنی دارد؟

دیکھئے فتاوی بریلی شریف میں ہے کہ علماء کرام وفقہاء عظام نے صدقات واجبہ کو مدرسہ ومسجد اور کار دینی میں صرف کیلئے حیلہ بتایا ہے تاکہ کام بھی ہوجائے اور ثواب بھی دوگنا ملے۔

(عربی عبارت کا ما حصل)................مذکورہ بالا عبارتوں سے صاف ظاہر کہ حیلہ شرعی کا جواز دینی تعلیم کیلئے اور یہ دنیاوی تعلیم ہندی، انگریزی وغیرہ امور دینیہ سے نہیں لہذا اس تعلیم کیلئے صدقات واجبہ کا حیلہ کر کے صرف نہ کرنا چاہیے۔جلسہ وغیرہ خالص دینی ہو تو صرف کر سکتے ہیں۔،واللہ تعالیٰ اعلم۔(۲)

۱. الفتاوی الرضویہ ج۲۹ ص۶۱۵
۲. فتاوی بریلی شریف ص۲۸۵ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور

Scanned by CamScanner

مزید ایک سوال کہ (چرم قربانی کو دنیاوی تعلیم یعنی ہندی انگلش، گرٹ پر صرف کیا جاسکتا ہے یا نہیں الخ......) کے جواب میں لکھتے ہیں چرم قربانی کار دینیہ میں صرف کرنے کا حکم ہے حدیث پاک میں ہے:

"کلوا وادخروا واتتجروا"(۱)

ثواب کے کام کیلئے کہا گیا تو جہاں دینے میں ثواب نہ ہو وہاں دینے میں روا نہ ہوگا۔واللہ تعالیٰ اعلم

امام مسجد کو چمڑا دینے کے بارے میں محدث اعظم کا فتوی:

نائب اعلیٰحضرت قاسم فیضان امام اہلسنت تلمیذ صدر الشریعہ حجۃ الاسلام مفتی اعظم ہند محدث اعظم پاکستان علامہ الحاج مفتی محمد سردار احمد رحمۃ اللہ الصمد متوفی ۱۳۸۲ھ ارشاد فرماتے ہیں قربانی کا چمڑا اپنے کام بھی لگا سکتا ہے اور ہوسکتا ہے کہ کسی نیک کام کیلئے دے مثلاً مسجد، یا دینی مدرسہ کو دے دے یا کسی فقیر کو دے دے ،بعض جگہ یہ چمڑا امام مسجد کو دیا جاتا ہے اگر امام کو تنخواہیں نہ دیا جاتا ہو بلکہ اعانت کے طور پر ہو تو حرج نہیں لہذا صورت مسؤلہ میں امام مسجد لے سکتا ہے اگرچہ سید ہو مالدار ہو کیونکہ یہ صدقہ نافلہ ہے صدقہ واجبہ نہیں اسی طرح مسجد چٹائی ڈول مرمت وغیرہ امور میں صرف کرسکتا ہے مسجد کے مقتدی شہری ہوں یا دیہاتی ضرورت مسجد میں چرم قربانی استعمال کرسکتے ہیں امام مسجد چرم قربانی سے دینی کتب بھی لے سکتا ہے وہاں کے لوگ اگر مالدار ہوں تو انکے لئے بہتر یہی ہے اور ان کیلئے سعادت اسمیں ہے کہ رقم جمع کریں اور اسکو مسجد کی تعمیر میں صرف کریں،اور قربانی کی کھال کو اہل حاجت فقراء مساکین بیوہ گان کو دیں۔

۱. فتاوی بریلی شریف ص۲۸۵ مطبوعہ لاہور

نبی مکرم ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو قربانی کی کھال کو صدقہ کرنے کے متعلق حکم فرمایا جسکا مطلب یہ ہے کہ صدقہ کرنا مستحب و بہتر ہے۔واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلی اعلم۔(۱)

تفصیل دیکھئے: الفتاوی الرضویہ ج۲۰ص ۴۷۷،۴۷۶ مطبوعہ لاہور، فتاوی فیض الرسول ج۲ص ۴۷۷ مطبوعہ لاہور

۱. فتاوی محدث اعظم پاکستان ص۱۳۷ مطبوعہ رضا اکیڈمی فیصل آباد

Scanned by CamScanner

عقیقہ کے چند احکام

بچہ پیدا ہونے کے شکریہ میں جو جانور ذبح کیا جاتا ہے اسکو عقیقہ کہتے ہیں حنفیہ کے نزدیک مباح و مستحب ہے یہ جو بعض کتابوں میں مذکورہ ہے کہ عقیقہ سنت نہیں اس سے مراد یہ ہے کہ سنت مؤکدہ نہیں ورنہ جب خود حضور اقدس ﷺ کے فعل سے اسکا ثبوت موجود ہے تو مطلقاً اسکی سنیت سے انکار صحیح نہیں الخ......(۱)

امام اہل سنت ارشاد فرماتے ہیں عقیقہ ولادت کے ساتویں دن سنت ہے اور یہی افضل ہے ورنہ چودھویں ورنہ اکیسویں۔(۲)

حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

"عق رسول اللہ ﷺ عن الحسن بشاۃ وقال یافاطمۃ احلقی راسہ وتصدقی بزنۃ شعرہ فضۃ"۔(۳)

رسول اللہ ﷺ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی طرف سے عقیقہ میں بکری ذبح کی اور فرمایا: اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! اسکا سر مونڈ وادو اور بال کے وزن کی چاندی صدقہ کرو۔

---

۱. بہار شریعت ج۳ص۳۵۵مطبوعہ کراچی

۲. الفتاوی الرضویہ ج۲۰ص۵۸۶مطبوعہ لاہور

۳. قال ابوعیسیٰ ھذاحدیث حسن غریب ،جامع الترمذی باب العقیقہ بشاۃ رقم الحدیث ۱۵۱۹ ص۱۸۰۷ مطبوعہ دارالسلام سعودیہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

"ان رسول اللہ ﷺ عق عن الحسن والحسین رضی اللہ عنہما کبشا کبشا"۔

رسول اللہ ﷺ نے امام حسن امام حسین رضی اللہ عنہما کی طرف سے ایک ایک مینڈھے کا عقیقہ کیا۔

نسائی شریف کی روایت میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو مینڈھے ذبح کیے۔(۱)

مسئلہ : عقیقہ کیلئے ساتواں دن بہتر ہے اور ساتویں دن نہ کر سکیں تو جب چاہیں کر سکتے ہیں۔ سنت ادا ہو جائے گی۔(۲)

لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک بکری ذبح کی جائے یعنی لڑکے کے عقیقہ میں نر (مذکر) جانور اور لڑکی کے عقیقہ میں مادہ (مؤنث) مناسب ہے ۔اور لڑکے کے عقیقہ میں بکریاں اور لڑکی کے عقیقہ میں بکرا ذبح کیا جب بھی حرج نہیں اور عقیقہ میں گائے ذبح کی جائے تو لڑکے کیلئے دو حصے اور لڑکی کیلئے ایک حصہ کافی ہے یعنی سات حصوں میں دو حصے یا ایک حصہ۔

مسئلہ: گائے کی قربانی ہوئی اس میں عقیقہ کی شرکت ہو سکتی ہے جسکا ذکر قربانی میں گزرا۔(۳)

---

۱. سنن ابی داؤد باب فی العقیقہ رقم الحدیث۲۸۴۱ص۴۳۵مطبوعہ سعودیہ ،سنن النسائی کم یعق عن الجاریۃ رقم الحدیث۴۲۲۴ص۲۳۶۴مطبوعہ سعودیہ

۲. بہار شریعت ج ۳ ص۳۵۶مطبوعہ کراچی

۳. بہار شریعت ج۳ص۳۵۷مطبوعہ کراچی

Scanned by CamScanner

(عقیقہ) میں گائے اور اونٹ سات بچوں کی طرف سے کافی ہے جبکہ بھیڑ اور بکری ایک سے زیادہ بچوں کیلئے کفایت نہیں کرتیں۔(۱)

سال بھر سے کم بکری عقیقہ یا قربانی میں نہیں ذبح کی جاسکتی۔(۲)

ایک گائے میں ایک سے سات تک کا عقیقہ ہوسکتا ہے۔(۳)

مسئلہ: عقیقہ کا جانور انہیں شرائط کے ساتھ ہونا چاہئے جیسا قربانی کیلئے ہوتا ہے، اسکا گوشت فقراء اور عزیز وقریب دوست واحباب کو کچا دیا جائے یا پکا کر دیا جائے یا ان کو بطور ضیافت (بطور مہمان نوازی) ودعوت کھلایا جائے یہ سب صورتیں جائز ہیں۔

مسئلہ: بہتر یہ ہے کہ اسکی ہڈی نہ توڑی جائے بلکہ ہڈیوں پر سے گوشت اُتار لیا جائے یہ بچہ کی سلامتی کی نیک فال ہے اوہڈی توڑ کر گوشت بنائے اس میں بھی حرج نہیں گوشت کو جسطرح چاہیں پکاسکتے ہیں مگر میٹھا پکایا جائے تو بچہ کے اخلاق اچھے ہونے کی فال ہے۔

اس کی کھال کا وہی حکم ہے جو قربانی کی کھال کا ہے کہ اپنے صرف میں لائے یا مساکین کو دے یا کسی اور نیک کام مسجد یا مدرسہ میں صرف کرے۔(۴)

---

۱. الفتاوی الرضویہ ج۲۰ص۵۸۱لاہور
۲. الفتاوی الرضویہ ج۲۰ص۵۸۳لاہور
۳. الفتاوی الرضویہ ج۲۰ص۵۹۳لاہور
۴. بہارشریعت ج۳ ص۳۵۷مطبوعہ کراچی، الفتاوی الرضویہ ج۲۰ ص۵۸۴تا۵۸۶ لاہور

مسئلہ: باپ اگر حاضر ہو اور ذبح پر قادر ہو تو اسی کا ذبح کرنا بہتر ہے کہ یہ شکر نعمت ہے جس پر نعمت ہوئی وہی اپنے ہاتھ سے شکرادا کرے وہ نہ ہو یا ذبح نہ کر سکے تو دوسرے کو قائم کیا جائے اور جو ذبح کرے وہی دعا پڑھے، عقیقہ پسر (لڑکے) میں باپ ذبح کرے دعا یوں پڑھے:

"اللّٰھم ھذہٖ عقیقۃ ابنی فلان دمھا بدمہ ولحمھا بلحمہ وعظمھا بعظمہ وجلدھا بجلدہ وشعرھا بشعرہ اللھم اجعلھا فدا لابنی من النار بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر۔(۱)

فلاں کی جگہ لڑکے کا نام رکھا ہوالے دختر (بیٹی) ہو تو دونوں جگہ ابنی کی جگہ بنتی پانچوں (ہ) کی جگہ ھا کہے اور دوسرا شخص ذبح کرے تو دونوں جگہ ابنی فلاں یا بنتی فلاں کی جگہ فلا ابن فلاں یا فلا بنت فلانۃ کہے بچے کو اسکے باپ کی طرف نسبت کرلے۔

عقیقہ کی دعا یاد ہو تو پڑھ لیں ورنہ بغیر پڑھے بھی عقیقہ ہوجائے گا۔(۲)

---

۱. الفتاوی الرضویہ ج۲۰ص۵۸۵،۵۸۶لاہور
۲. بہارشریعت ج۳ ص۳۶۷کراچی

Scanned by CamScanner

تکبیر تشریق کے مسائل

تکبیر تشریق کو تشریق کہنے کی وجہ تسمیہ:

تشریق کے معنیٰ ہیں گوشت کے ٹکڑے کرنا، اور دھوپ میں خشک کرنا چونکہ ان دنوں میں قربانی کا گوشت خشک کیا جاتا ہے، اسی لئے ان کو ایام تشریق کہتے ہیں، لغت کی مشہور کتاب المنجد میں ہے:

"التشریق هی ثلاثه ایام بعدعیدالاضحی لان لحوم الاضاحی تشریق فیها"۔ (۱)

حضرت امام ابراہیم نخعی قدس سرہ القوی حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

"انه کان یکبر من صلوة الفجر من یوم عرفة الی صلوة العصر من آخر ایام التشریق"۔ (۲)

کہ آپ رضی اللہ عنہ یوم عرفہ (نویں ذی الحجہ) کی نماز فجر سے لے کر ایام تشریق کے آخری دن (تیرہ ذی الحجہ) کی نماز عصر تک تکبیر تشریق پڑھتے تھے یہی روایت حضرت عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

---

۱. فتاوی فیض الرسول ج۲ص۴۴۶ مطبوعه لاهور

۲. کتاب الآثار باب التکبیر فی ایام التشریق، رقم الحدیث۲۰۸ص۲۰۶ مطبوعه الرحیم اکیڈمی کراچی

مسئلہ: نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرھویں کی عصر تک ہر نماز فرض پنجگانہ کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ایک بار تکبیر بلند آواز سے کہنا واجب ہے اور تین بار افضل ہے اسے تکبیر تشریق کہتے ہیں وہ یہ ہے:

"اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ"۔ (۱)

مسئلہ: تکبیر تشریق سلام پھیرنے کے بعد فوراً واجب ہے یعنی جب تک کوئی ایسا فعل نہ کیا ہو کہ اس نماز پر بنا نہ کر سکے، اگر مسجد سے باہر ہو گیا یا قصداً وضو توڑ دیا یا کلام کیا اگرچہ سہواً تو تکبیر ساقط ہو گئی اور بلا قصد وضو ٹوٹ گیا تو کہہ لے۔ (۲)

مسئلہ: تکبیر تشریق اس پر واجب ہے جو شہر میں مقیم ہو یا جس نے اس کی اقتداء کی اگرچہ عورت یا مسافر یا گاؤں کا رہنے والا اور اگر اس کی اقتداء نہ کریں تو ان پر واجب نہیں۔ (۳)

مذکورہ بالا حوالہ جات بہار شریعت حصہ چہارم مکتبۃ المدینہ ج۱ ص۷۸۴، ۷۸۵ مطبوعہ کراچی۔

---

۱. تنویر الابصار، کتاب الصلوة، باب لعیدین ج۳ص۸۴،۸۱

۲. الدرالمختار ورد المحتار، کتاب الصلوة، باب العیدین، مطلب المختار ان الذبیح اسماعیل، ج۳ص۸۴

۳. الدرالمختار، کتاب الصلوة، باب العیدین ج۳ص۸۴

Scanned by CamScanner

دعوت فکر

قرآن مجید کا ادب واحترام اور اس کی تعظیم وتوقیر ہر بندۂ مومن پر فرض وواجب ہے اور کلام اللہ کی بے ادبی وتوہین مبنی بر کفر ہے۔ بدقسمتی سے یہ کہ آج پوری دنیا میں سب سے زیادہ بے ادبی قرآن مجید احادیث نبویہ اور مقدس اسماء کی ہو رہی ہے۔ اخبارات ہوں یا اشتہارات سب میں رب تعالیٰ اس کے پیارے محبوب ﷺ اور صحابہ واہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کے مقدس اسماء کی بے ادبی ہو رہی ہے۔ آخر کون کر رہا ہے کوئی ہندو سکھ یا غیر مسلم یا کہ نام کے مسلمان:

شہید شدہ قرآن پاک اور دیگر مقدس اوراق کو محفوظ کرنے کیلئے قرآن محل شریف تعمیر ہو رہا ہے تمام مسلمانوں سے گذارش ہے کہ اپنے ایمان کا ثبوت دیں اور اس کار خیر میں ہر لحاظ سے حصہ لیں اور شہید شدہ قرآن پاک یہاں جمع کروائیں۔

قرآن محل شریف

زیر تعمیر

کھوڑ روڈ الفاروق پارک ٹاؤن فتح جنگ

0308-5283292, 0300-1921667

Scanned by CamScanner